قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران: 74)

روزنامہ

الفضل لندن

Online Edition

مدیر: ابو سعید

بدھ 28/ستمبر 2022ء | یکم ربیع الاول 1444 ہجری قمری | 28/تبوک 1401 ہجری شمسی | جلد: 4 | شمارہ: 208

ارشاد باری تعالیٰ

وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا اَوۡ یَظۡلِمۡ نَفۡسَہٗ ثُمَّ یَسۡتَغۡفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا ﴿۱۱۱﴾

(النساء: 111)

ترجمہ: اور جو بھی کوئی بُرا فعل کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش طلب کرے وہ اللہ کو بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا پائے گا۔

فرمانِ رسولؐ

اللہ تعالیٰ گناہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرتا ہے

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تا کہ دن کے وقت گناہ کرنے والوں کی توبہ کو قبول کرے اور دن کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تا کہ رات کے وقت گناہ کرنے والوں کی توبہ قبول کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے ہی کرتا رہے گا یہاں تک کہ سورج اپنے مغرب سے طلوع ہو۔

(مسلم کتاب التوبۃ باب قبول التوبۃ من الذنوب حدیث 2759)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

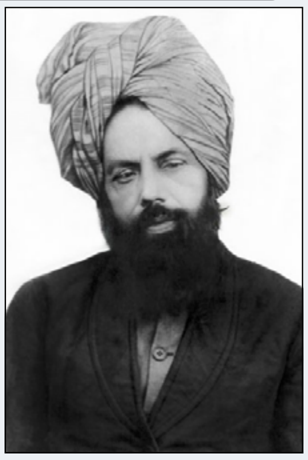

توبہ اور ندامت

• سو اس طور کی طبیعتیں بھی دنیا میں پائی جاتی ہیں کہ جن کا وجود روزمرہ کے مشاہدات سے ثابت ہوتا ہے۔ ان کے نفس کا شورش اور اشتعال جو فطرتی ہے کم نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جو خدا نے لگا دیا اس کو کون دور کرے ہاں خدا نے ان کا ایک علاج بھی رکھا ہے۔ وہ کیا ہے؟ توبہ اور استغفار اور ندامت، یعنی جبکہ برا فعل جو ان کے نفس کا تقاضا ہے ان سے صادر ہو یا حسب خاصہ فطرتی کوئی برا خیال دل میں آوے تو اگر وہ توبہ و استغفار سے اس کا تدارک چاہیں تو خدا اس گناہ کو معاف کر دیتا ہے۔ جب وہ بار بار ٹھوکر کھانے سے بار بار نادم اور تائب ہوں تو وہ ندامت اور توبہ اس آلودگی کو دھو ڈالتی ہے۔ یہی حقیقی کفارہ ہے جو اس فطرتی گناہ کا علاج ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ فرمایا ہے وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ سُوۡٓءًا اَوۡ یَظۡلِمۡ نَفۡسَہٗ ثُمَّ یَسۡتَغۡفِرِ اللّٰہَ یَجِدِ اللّٰہَ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا (النساء: 111) یعنی جس سے کوئی بدعملی ہو جائے یا اپنے نفس پر کسی نوع کا ظلم کرے اور پھر پشیمان ہو کر خدا سے معافی چاہے تو وہ خدا کو غفور و رحیم پائے گا۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 186-187 حاشیہ)

• وَاَنِ اسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّکُمۡ ثُمَّ تُوۡبُوۡۤا اِلَیۡہِ (ہود: 4) یاد رکھو کہ یہ دو چیزیں اس امت کو عطا فرمائی گئی ہیں۔ ایک قوت حاصل کرنے کے واسطے، دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے۔ قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں۔ صوفیوں نے لکھا ہے کہ جیسے ورزش کرنے سے مثلاً مگدروں اور موگریوں کو اٹھانے اور پھیرنے سے جسمانی قوت اور طاقت بڑھتی ہے اسی طرح پر روحانی مگدر استغفار ہے۔ اس کے ساتھ روح کو ایک قوت ملتی ہے اور دل میں استقامت پیدا ہوتی ہے۔ جسے قوت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔ غفر ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ استغفار سے انسان ان جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے (جو) خدا تعالیٰ سے روکتے ہیں۔ پس استغفار کے یہی معنے ہیں کہ زہریلے مواد جو حملہ کر کے انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں ان پر غالب آوے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کی راہ کی روکوں سے بچ کر انہیں عملی رنگ میں دکھائے۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 348-349 ایڈیشن 1988ء)

فرمان خلیفہ وقت

قرآن کریم نے بیسیوں جگہ مغفرت کے مضمون کا مختلف پیرایوں میں ذکر کیا ہے، کہیں دعائیں سکھائی گئی ہیں کہ تم یہ دعائیں مانگو تو بہت سی فطری اور بشری، کمزوریوں سے بچ جاؤ گے۔ کہیں یہ ترغیب دلائی ہے کہ اس طرح بخشش طلب کرو تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنو گے۔ کہیں بشارت دے رہا ہے کہیں وعدے کر رہا ہے کہ اس اس طرح میری بخشش طلب کرو تو اس دنیا کے گند سے بچائے جاؤ گے اور میری جنتوں کو حاصل کرنے والے بنو گے۔ کہیں یہ اظہار ہے کہ میں مغفرت طلب کرنے والوں سے محبت کرتا ہوں۔ غرض اگر انسان غور کرے تو اللہ تعالیٰ کے پیار، محبت اور مغفرت کے سلوک پر اللہ تعالیٰ کا تمام عمر بھی شکر ادا کرتا رہے تو نہیں کرسکتا۔ ہماری بدقسمتی ہو گی کہ اگر اس کے باوجود بھی ہم اس غفور رحیم خدا کی رحمتوں سے حصہ نہ لے سکیں اور بجائے نیکیوں میں ترقی کرنے کے برائیوں میں دھنستے چلے جائیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے ہر وقت اس کی مغفرت طلب کرتے رہنا چاہئے۔ وہ ہمیشہ ہمیں اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹے رکھے اور ہمیں ہر گناہ سے بچائے اور گزشتہ گناہوں کو بھی معاف فرماتا رہے۔

(خطبہ جمعہ 14 مئی 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

ایک ضروری تصحیح

بعض دوست و خواتین خلفاء کے ٹائٹل لکھتے وقت خلیفۃ المسیح اول، خلیفۃ المسیح ثانی تحریر کرتے ہیں جو غلط ہے۔ خلیفۃ المسیح الاول، الثانی، الثالث، الرابع اور الخامس لکھنا چاہئے۔ یہ آپس میں صفت موصوف ہیں اگر ’’المسیح‘‘ پر الف لام آئے گا تو ’’الاول‘‘ پر بھی لازماً الف لام آئے گا۔

(ایڈیٹر الفضل آن لائن)

اس شمارہ میں

- نظر دوڑا کے دیکھو ہر زماں میں (منظوم)
- احکام خداوندی
- دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)
- اسلامی سال کا تیسرا قمری مہینہ
- مردے کی حرمت اور شہر خموشاں کے مجرم
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے
- تلخیص صحیح بخاری سوالاً و جواباً

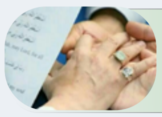

دربارِ خلافت

قول وفعل میں تضاد نہ ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

جاپان کی جماعت ایک چھوٹی سی جماعت ہے، اس میں اگر چند ایک بھی ایسے ہوں جو اپنے قول وفعل میں تضاد رکھتے ہوں تو جماعت میں یہ بات ہر ایک پر اثر انداز ہوتی ہے، خاص طور پر نوجوانوں اور بچوں پر اس کا ایسا اثر پڑتا ہے کہ وہ دین سے دُور ہٹ سکتے ہیں۔ جو جاپانی احمدیت کے قریب ہیں وہ بھی ایسی باتیں دیکھ کے دور ہٹ جائیں گے۔ جو جاپانی عورتیں یا مرد احمدی مرد یا عورت سے شادی کے بعد احمدیت کے قریب آئے ہیں، وہ بھی دُور چلے جائیں گے۔ پس یہ بہت فکر کا مقام ہے۔سب سے پہلے اس کی ذمہ داری صدر جماعت اور مشنری انچارج کی ہے کہ وہ ایک باپ کا کردار ادا کرے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔ اپنے عہدہ کے لحاظ سے بھی، اپنے علم کے لحاظ سے بھی سب سے بڑی ذمہ داری اُسی کی ہے اور وہ اس کے لئے پوچھا جائے گا۔ لاعلمی ہو، بےعلمی ہو، کم علمی ہو تو اور بات ہے لیکن جب سب کچھ ہو اور پھر اُس پر عمل نہ ہو تو زیادہ سوال جواب ہوتے ہیں۔ اور افرادِ جماعت میں سے بھی ہر ایک جو ہے وہ اپنے جائزے لے۔ پھر ہر جماعتی عہدیدار کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا وہ اپنے عہدوں کا حق ادا کر رہا ہے؟ کیا کہیں اس حق کے ادا نہ کرنے سے وہ جماعت میں بے چینی تو نہیں پیدا کر رہا؟ پھر ذیلی تنظیموں کے عہدیدار ہیں، اُن کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ ہر ایک اپنی امانتوں اور عہدوں کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ کس حد تک تم نے ادا کئے۔ اجلاسوں میں، جلسوں میں جو پروگرام ہیں، وہ جاپانی زبان میں ہونے چاہئیں۔ یہ بھی مجھے بعض شکوے پہنچتے ہیں کہ جو جاپانی چند ایک ہیں اُن کو سمجھ نہیں آتی کہ اجلاسوں میں کیا ہو رہا ہے۔جن عورتوں کو یا مردوں کو جاپانی زبان اچھی طرح سمجھ نہیں آتی اُن کے لئے اردو میں ترجمہ کا انتظام ہو۔ نہ کہ اردو پروگرام ہوں اور جاپانی میں ترجمے ہوں۔ یہاں بات الٹ ہونی چاہئے۔ سارے اجلاسات جاپانی میں ہوں اور ترجمہ اردو میں ہو۔ جاپانی احمدیوں کو زیادہ سے زیادہ اپنے پروگراموں کا حصہ بنائیں، ان سے تقریریں بھی کروائیں، ان کو نظام بھی سمجھائیں اور ان سے دوسری خدمات بھی لیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا، اب ایک نئی مسجد ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کی بن جائے گی، اس سے تبلیغ کے مزید راستے کھلیں گے۔ ان راستوں پر ہر احمدی کو نگران بن کر کھڑا ہونا پڑے گا تاکہ جو اِن راستوں پر چلنے کے لئے آئے، جو اِن کی تلاش کرنے کی کوشش کرے، وہاں ہر پرانا احمدی جو احمدیت کے بارے میں علم رکھتا ہے راہنمائی کے لئے موجود ہو۔ اور جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، یہ کام نہیں ہو سکتا اگر ہر ایک کا خدا تعالیٰ سے تعلق قائم نہ ہو، اُس اَحد خدا کی عبادت کا حق نہ ہو جس کے نام پر یہ مسجد بنائی جا رہی ہے، اُس اَحد خدا کی غنیٰ کا اِدراک نہ ہو جس کا کسی سے رشتہ نہیں۔ اُس کے لئے معزز وہی ہے جو تقویٰ پر چلنے والا ہے، عبادتوں کا حق ادا کرنے والا ہے اور اعمالِ صالحہ بجالانے والا ہے، مخلوقِ خدا کی رہنمائی اور اُسے خدا تعالیٰ کے حضور جھکانے کی کوشش کرنے والا ہے۔ آپس میں ایسے مومن بن کر رہنے والا ہے جو رُحَمَآءُ بَیۡنَہُمۡ کی مثال ہوتے ہیں۔ پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ صرف عہدیدار ان کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ ہر احمدی مرد، عورت، جوان، بوڑھے کی ذمہ داری ہے کہ وہ صرف عہدیداروں کی غلطیاں نکالنے پر مصروف نہ ہو جائے بلکہ اپنے جائزے لے کر اپنے آپ کو خدائے واحد و یگانہ کے ساتھ تعلق جوڑنے والا بنائے، خدائے رحمان سے تعلق جوڑ کر عبدِ رحمان بنے۔ اور اس مسجد کا حق ادا کرنے کی تیاری کریں جو ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب آپ کو ملنے والی ہے۔ اپنی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ دلانے کی کوشش کریں جو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ہو سکتا ہے، اپنی کوشش سے نہیں ہوتا۔ اُس کے لئے دعاؤں کی بھی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگنے کی بھی ضرورت ہے، عاجزی کی بھی ضرورت ہے۔

(خطبہ جمعہ 8/ نومبر 2013ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

نظر دوڑا کے دیکھو ہر زماں میں

نظر دوڑا کے دیکھو ہر زماں میں
ہے رخنہ کیا کوئی کون و مکاں میں

زمیں کا حسن، صحرا اور دریا
ہیں روشن چاند تارے آسماں میں

غنیمت ہے کہ مل بیٹھے یہاں سب
بہت سے اور بھی ہیں کارواں میں

زمانے کو نہیں فرصت ذرا بھی
بھلا رکھا ہے کیا عشقِ بتاں میں

جنوں میں ہوش کی باتیں اگر ہوں
کوئی گہرا سبق ہو داستاں میں

مری یادوں میں آ کر شور کرنا
نہیں آداب اس آہ و فغاں میں

رہی اک شاخِ دل اب تک ہری ہے
ہوئے ہیں زرد پتّے گلستاں میں

’’الٰہی ایک دل کس کس کو دوں میں‘‘
ہیں اتنے چاہنے والے جہاں میں

تری سب خواہشیں پوری ہوں طارقؔ!
نہاں ہو جائے گر یارِ نہاں میں

ڈاکٹر طارق انور باجوہ۔لندن

صبیحہ محمود۔ جرمنی

احکام خداوندی

اللہ کے احکام کی حفاظت کرو۔ (الحدیث)

قسط 55

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

انبیاء اور رُسل کی مخالفت اور اذیت

’’انبیاء کی زندگی وہی ہے جو ابتلاء بھی ساتھ ہو۔ چُپ چاپ کی زندگی جو امت کے ساتھ کھاتے پیتے گزر جائے وہ عمدہ زندگی نہیں ہوتی محنتوں اور مشقتوں کے بعد سرٹیفکیٹ ملا کرتے ہیں۔‘‘

(حضرت مسیح موعودؑ)

نبی کو مخالفین کی مخالفت نظر انداز کرنے کی تعلیم

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ

(الانعام:113)

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے جن و اِنس کے شیطانوں کو دشمن بنا دیا۔ ان میں سے بعض بعض کی طرف ملمّع کی ہوئی باتیں دھوکہ دیتے ہوئے وحی کرتے ہیں۔ اور اگر تیرا ربّ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ پس تُو ان کو چھوڑ دے اور اُسے بھی جو وہ اِفترا کرتے ہیں۔

قتل انبیاء سے مراد اُن کے قتل کی کوشش ہے

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ

(آل عمران:113)

یہ اس لئے ہوا کہ وہ اللہ کے نشانات کا انکار کیا کرتے تھے اور وہ انبیاء کی ناحق سخت مخالفت کرتے تھے۔ یہ اس سبب سے ہوا جو انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حدِ اعتدال سے گزر جایا کرتے تھے۔

اللہ اور رسولؐ کی مخالفت سے باز رہنا

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِى الْاَذَلِّيْنَ

(المجادلہ:21)

یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کرتے ہیں یہی انتہائی ذلیل لوگوں میں سے ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ

(الحشر:5)

یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی شدید مخالفت کی اور جو اللہ کی مخالفت کرتا ہے تو یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

مخالفین کا انبیاء سے استہزاء

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ

(یٰس:31)

وائے حسرت بندوں پر! ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اس سے ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں۔

رسول کی حفاظت کے لئے محافظ مقرر ہونا

لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ

(الرعد:12)

اُس کے لئے اُس کے آگے اور پیچھے چلنے والے محافظ (مقرر) ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

اللہ اور اُس کا رسولؐ اور گروہ ہی کامیاب ہونے والا ہے

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ

(المجادلہ:22)

اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ضرور میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(المجادلہ:23)

خبردار! اللہ ہی کا گروہ ہے جو کامیاب ہونے والے لوگ ہیں۔

انبیاء میں تفریق کرنا منع ہے

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ

(آل عمران:85)

ہم ان میں سے کسی کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے اور ہم اسی کی فرمانبرداری کرنے والے ہیں۔

نبی کو اذیت نہ پہنچاؤ

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ

(الاحزاب:54)

اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو اذیت پہنچاؤ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا

(الاحزاب:70)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جنہوں نے موسیٰ کو تکلیف پہنچائی۔ پس اللہ نے اُسے اُس سے بَری کر دیا جو انہوں نے کہا۔

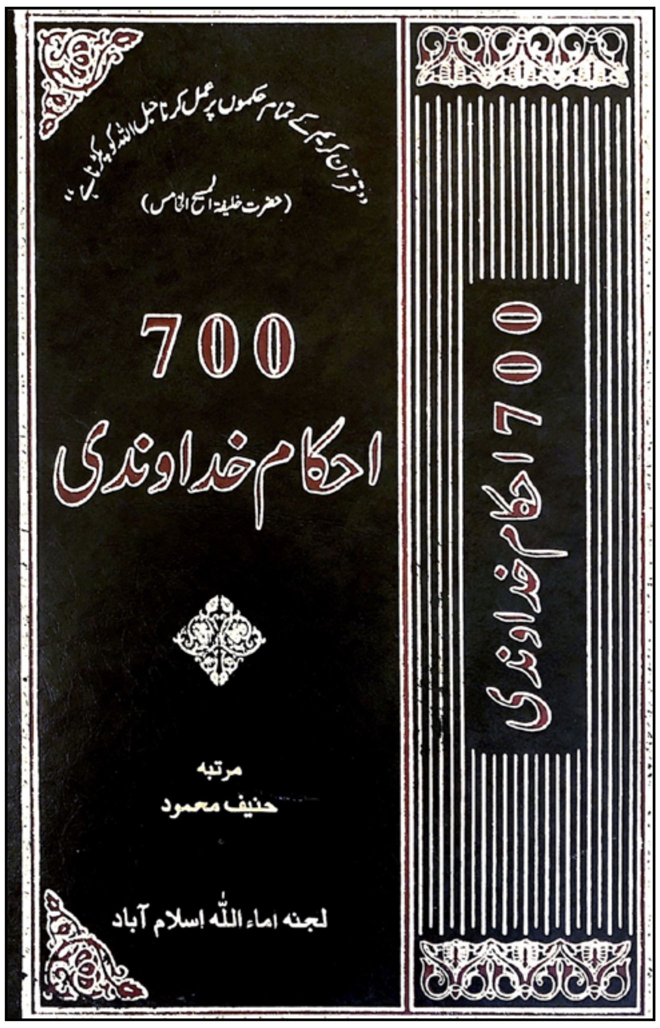

اللہ اور رسولؐ کو اذیت پہنچانے والوں کو خدائی عذاب

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا

(الاحزاب:54)

یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا میں بھی لعنت ڈالی ہے اور آخرت میں بھی اور اس نے ان کے لئے رُسوا کُن عذاب تیار کیا ہے۔

عباد اللہ شیطان (ابلیس) پر غالب رہیں گے

اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغٰوِيْنَ

(الحجر:43)

یقیناً (جو) میرے بندے (ہیں) ان پر تجھے کوئی غلبہ نصیب نہ ہوگا سوائے گمراہوں میں سے اُن کے جو (از خود) تیری پیروی کریں گے۔

(700 احکام خداوندی از حنیف احمد محمود صفحہ 413-418)

قطعہ

جس جگہ نام خدا لینا بھی ہو جرم عظیم
پھر مٹے نہ کیوں وہاں پر اہتمام زندگی
آسماں کی بات پر تم نے توجہ کیوں نہ دی
کیوں نہ مانا جو تمہارا تھا امام زندگی

خواجہ عبدالمومن۔ ناروے

حسنیٰ مقبول احمد۔ امریکہ

دُعا، ربوبیت اور عبودیت کا ایک کامل رشتہ ہے (مسیح موعودؑ)

قسط 46

قُلۡ مَا یَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡلَا دُعَآؤُکُمۡ

خدا تعالیٰ کی نظر جذرِ قلب تک پہنچتی ہے۔ پس وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ زبان سے کلمہ پڑھنا یا استغفار کرنا انسان کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ جب وہ دل وجان سے کلمہ یا استغفار نہ پڑھے۔ بعض لوگ زبان سے استغفراللہ کرتے جاتے ہیں مگر نہیں سمجھتے کہ اس سے کیا مراد ہے۔ مطلب تو یہ ہے کہ پچھلے گناہوں کی معافی خلوص دل سے چاہی جائے اور آئندہ کے لئے گناہوں سے باز رہنے کا عہد باندھا جائے اور ساتھ ہی اس کے فضل و امداد کی درخواست کی جائے۔ اگر اس حقیقت کے ساتھ استغفار نہیں ہے تو وہ استغفار کسی کام کا نہیں۔ انسان کی خوبی اسی میں ہے کہ وہ عذاب آنے سے پہلے اس کے حضور میں جھک جائے اور اس کا امن مانگتا رہے۔ عذاب آنے پر گڑگڑانا اور وَقِنَا وَقِنَا پکارنا تو سب قوموں میں یکساں ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ خدا کا عذاب چاروں طرف سے محاصرہ کئے ہوئے ہو ایک عیسائی ایک آریہ ایک چوہڑا بھی اس وقت پکار اٹھتا ہے کہ الٰہی ہمیں بچائیو۔ اگر مومن بھی ایسا کرے تو پھر اس میں اور غیروں میں فرق کیا ہوا۔ مومن کی شان تو یہ ہے کہ وہ عذاب آنے سے قبل خدا تعالیٰ کے کلام پر ایمان لا کر خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑائے۔

اس نکتہ کو خوب یاد رکھو کہ مومن وہی ہے جو عذاب آنے سے پہلے کلامِ الٰہی پر یقین کرکے عذاب کو وارد سمجھے اور اپنے بچاؤ کے لئے دعا کرے۔ دیکھو ایک آدمی جو توبہ کرتا ہے دعا میں لگا رہتا ہے تو وہ صرف اپنے پر نہیں بلکہ اپنے بال بچوں پر اپنے قریبیوں پر رحم کرتا ہے۔ کہ وہ سب ایک کے لئے بچائے جاسکتے ہیں۔ ایسا ہی جو غفلت کرتا ہے تو نہ صرف اپنے لئے برا کرتا ہے بلکہ اپنے تمام کنبے کا بدخواہ ہے۔

...پس مومنو۔ قوا انفسکم واھلیکم نارًا (التحریم:7) دعامیں لگے رہو کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے قل ما یعبؤا بکم ربّی لولا دعاؤکم (الفرقان:78)۔ ایک انسان جو دعا نہیں کرتا۔ اس میں اور چارپائے میں کچھ فرق نہیں۔ ایسے لوگوں کی نسبت خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ یأکلون کما تأکل الانعام والنّار مثویً لھم۔ یعنی چارپائیوں کی زندگی بسر کرتے ہیں اور جہنم ان کا ٹھکانا ہے۔

پس تمہاری بیعت کا اقرار اگر زبان تک محدود رہا تو یہ بیعت کچھ فائدہ نہ پہنچائے گی۔ چاہئے کہ تمہارے اعمال تمہارے احمدی ہونے پر گواہی دیں۔ میں ہرگز یہ بات نہیں مان سکتا کہ خدا تعالےٰ کا عذاب اس شخص پر وارد ہو جس کا معاملہ خدا تعالیٰ سے صاف ہو۔ خدا تعالےٰ اسے ذلیل نہیں کرتا جو اس کی راہ میں ذلت اور عاجزی اختیار کرے۔ یہ سچی اور صحیح بات ہے... پس راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو۔ کوٹھری کے دروازے بند کرکے تنہائی میں دعا کرو کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اپنا معاملہ صاف رکھو کہ خدا کا فضل تمہارے شامل حال ہو جو کام کرو نفسانی غرض سے الگ ہوکر کرو تا خدا تعالیٰ کے حضور اجر پاؤ۔

(ملفوظات جلد9 صفحہ 357-359 ایڈیشن 1984ء)

دوسروں پر رحم کرو تا تم پر رحم کیا جاوے

شیخ سعدی لکھتے ہیں کہ ایک بادشاہ کو ناروا کی بیماری تھی۔ اس نے کہا کہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ کریم مجھے شفا بخشے تو میں نے جواب دیا کہ آپ کے جیل خانہ میں ہزاروں بے گناہ قید ہوں گے ان کی بددعاؤں کے مقابلہ میں میری دعا کب سنی جاسکتی ہے۔ تب اس نے قیدیوں کو رہا کر دیا اور پھر وہ تندرست ہوگیا۔ غرض خدا کے بندوں پر اگر رحم کیا جاوے تو خدا بھی رحم کرتا ہے۔ جو لوگ دوسروں پر رحم کرتے ہیں ان پر اللہ اور اس کے رسول کو بھی رحم آجاتا ہے۔

(ملفوظات جلد9 صفحہ 368-369 ایڈیشن 1984ء)

خدا تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کا گُر

توبہ استغفار کرنی چاہئے۔ بغیر توبہ استغفار کے انسان کر ہی کیا سکتا ہے۔ سب نبیوں نے یہی کہا ہے کہ اگر توبہ استغفار کروگے تو خدا بخش دے گا۔ سو نمازیں پڑھو اور آئندہ گناہوں سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد چاہو اور پچھلے گناہوں کی معافی مانگو اور بار بار استغفار کرو تا کہ جو قوت گناہ کی انسان کی فطرت میں ہے وہ ظہور میں نہ آوے۔ انسان کی فطرت میں دو طرح کا ملکہ پایا جاتا ہے۔ ایک تو کسبِ خیرات اور نیک کاموں کے کرنے کی قوت ہے اور دوسرے برے کاموں کو کرنے کی قوت۔ اور ایسی قوت کو روکے رکھنا یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور یہ قوت انسان کے اندر اس طرح سے ہوتی ہے جس طرح کہ پتھر میں ایک آگ کی قوت ہے۔ اور استغفار کے یہی معنے ہیں کہ ظاہر میں کوئی گناہ سرزد نہ ہو اور گناہوں کے کرنے والی قوت ظہور میں نہ آوے۔ انبیاء کے استغفار کی بھی یہی حقیقت ہے کہ وہ ہوتے تو معصوم ہیں مگر وہ استغفار اس واسطے کرتے ہیں کہ تا آئندہ وہ قوت ظہور میں نہ آوے اور عوام کے واسطے استغفار کے دوسرے معنے بھی لئے جاویں گے کہ جو جرائم اور گناہ ہوگئے ہیں ان کے بدنتائج سے خدا بچائے رکھے اور ان گناہوں کو معاف کردے اور ساتھ ہی آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے۔

بہر حال یہ انسان کے لئے لازمی امر ہے وہ استغفار میں ہمیشہ مشغول رہے۔ یہ جو قحط اور طرح طرح کی بلائیں دنیا میں نازل ہوتی ہیں ان کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ لوگ استغفار میں مشغول ہو جائیں۔ مگر استغفار کا یہ مطلب نہیں ہے جو استغفراللہ استغفراللہ کہتے رہیں اصل میں غیر ملک کی زبان کے سبب لوگوں سے حقیقت چھپی رہی ہے۔ عرب کے لوگ تو ان باتوں کو خوب سمجھتے تھے مگر ہمارے ملک میں غیر زبان کی وجہ سے بہت سی حقیقتیں مخفی رہی ہیں۔ بہت سے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے اتنی دفعہ استغفار کیا۔ سو تسبیح یا ہزار تسبیح پڑھی مگر جو استغفار کا مطلب اور معنے پوچھو تو بس کچھ نہیں ہکا بکا رہ جاویں گے۔ انسان کو چاہئے کہ حقیقی طور پر دل ہی دل میں معافی مانگتا رہے کہ وہ معاصی اور جرائم جو مجھ سے سرزد ہو چکے ہیں ان کی سزا نہ بھگتنی پڑے اور آئندہ دل ہی دل میں ہر وقت خدا تعالیٰ سے مدد طلب کرتا رہے کہ آئندہ نیک کام کرنے کی توفیق دے اور معصیت سے بچائے رکھے۔

خوب یاد رکھو کہ لفظوں سے کچھ کام نہیں بنے گا۔ اپنی زبان میں بھی استغفار ہوسکتا ہے کہ خدا تعالیٰ پچھلے گناہوں کو معاف کرے اور آئندہ گناہوں سے محفوظ رکھے اور نیکی کی توفیق دے اور یہی حقیقی استغفار ہے۔ کچھ ضرورت نہیں کہ یونہی استغفراللہ استغفراللہ کہتا پھرے اور دل کو خبر تک نہ ہو۔ یاد رکھو کہ خدا تک وہی بات پہنچتی ہے جو دل سے نکلتی ہے۔ اپنی زبان میں ہی خدا تعالیٰ سے بہت دعائیں مانگنی چاہئیں۔ اس سے دل پر بھی اثر ہوتا ہے۔ زبان تو صرف دل کی شہادت دیتی ہے۔ اگر دل میں جوش پیدا ہو اور زبان بھی ساتھ مل جائے تو اچھی بات ہے۔ بغیر دل کے صرف زبانی دعائیں عبث ہیں ہاں دل کی دعائیں اصلی دعائیں ہوتی ہیں۔ جب قبل از وقتِ بلا انسان اپنے دل ہی دل میں خدا تعالےٰ سے دعائیں مانگتا رہتا ہے اور استغفار کرتا رہتا ہے تو پھر خداوند رحیم و کریم ہے وہ بلا ٹل جاتی ہے لیکن جب بلا نازل ہوجاتی ہے پھر نہیں ٹلا کرتی۔ بلا کے نازل ہونے سے پہلے دعائیں کرتے رہنا چاہئے اور بہت استغفار کرنا چاہئے۔ اس طرح سے خدا بلا کے وقت محفوظ رکھتا ہے۔

(ملفوظات جلد9 صفحہ 372-374 ایڈیشن 1984ء)

ابو فاضل بشارت

اسلامی سال کا تیسرا قمری مہینہ

ماہِ ربیع الاول

اسلامی سال کا تیسری قمری مہینہ ''ربیع الاول'' ہے۔اسے ربیع الاولی بھی کہا جاتا ہے۔یہ بابرکت مہینہ اسلامی سال میں بہت اہمیت رکھتا ہے کیونکہ اس بابرکت مہینہ میں محسن انسانیت ہادیٔ کامل خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی جو تمام جہانوں کے لیے بہار ثابت ہوئی۔

ربیع الاول کی وجہ تسمیہ

ربیع کالفظ ربع سے نکلا ہے۔ربع کے معنی توقف یا انتظار کرنے کے ہیں۔ربع بالمکان کا مطلب ہے کہ اقامت کرنا، ٹھہرنا۔ اہل عرب موسم بہار کی اقامت گاہ کو ربیع کہا کرتے تھے۔اسی طرح سبزہ زار اور پانی پر وارد ہونے اور اترنے کی جگہ منزل کو بھی ربع کہا جاتا تھا یہاں تک کہ ہر منزل کو ''رُبع'' سے موسوم کیا جانے لگا۔''الربع'' کے ایک معنی گھر یا گھر کے ارد گرد کے بھی ہیں۔اسی طرح ارتبع الجمل سے مراد ہے کہ اونٹ کا بہار کا سبزہ چر کر موٹا ہو جانا موسم بہار کی رم جھم کو بھی ''ربیع'' کہا جاتا ہے۔پس الربیع کے معنے موسم بہار، موسم بہار کی اقامت گاہ، موسم بہار کی بارش، موسم بہار کی پیداوار سبز چارہ وغیرہ کے ہیں۔

بہار کا ایسا موسم جس میں نہ سردی کی شدت ہو اور نہ گرمی کی اور پھولوں کے کھلنے اور مہکنے کا موسم ہو اسے ربیع کہا جاتا ہے۔حدیث نبویؐ میں ہے کہ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ

(مسند احمد جزء6صفحہ 247)

یعنی اے اللہ! قرآن کو میرے دل کی بہار بنادے۔

اس کے حاشیہ میں ''ربیع قلبی'' کی وضاحت یوں درج ہے۔

''ربیع قلبی سے مراد یہ ہے کہ دل کو پاک صاف کر کے اسے قرآن کریم سے نفع حاصل کرنے والا، اس کے نور سے حصہ پانیوالا بنا۔اس کے درختوں اور پھلوں سے حظ اٹھانے والا بنا اور اسی طرح مختلف قسم کے علوم و معارف اور حِکم و احکام اور لطیف نکات سے بہرہ ور فرما۔''

(مسند احمد جزء6صفحہ 250)

یعنی جس طرح موسم بہار میں پھل پھول کھلتے ہیں اور موسم کو خوشگوار کر کے انسان کے لیے طمانیت قلب کا باعث بنتے ہیں۔اسی طرح قرآن بھی اطمینان قلب عطا کر کے انسانی مزاج کو خوشگوار بنا دیتا ہے اور اس میں ایمان و یقین کے پھل اور پھول کھلتے ہیں اور انسانی زندگی میں بہار آجاتی ہے۔

ماہ ربیع الاول کی وجہ تسمیہ کے متعلق مختلف آراء ہیں۔علامہ ابو علی مرزوقی (متوفی:421ھ) اس بارہ میں لکھتے ہیں کہ

''دونوں ربیعوں (ربیع الاول و ربیع الثانی) کا نام اس لیے رکھا گیا کیونکہ ان ایام میں لوگ اپنے گھروں میں قیام کیا کرتے تھے۔''

(کتاب الازمنۃ والامکنۃ جزء1صفحہ 205)

علامہ ابن کثیر نے علامہ علم الدین سخاوی کی تصنیف ''اَلْمَشْھُوْرُ فِیْ اَسْمَاءِ الْاَیَّامِ وَالشُّھُوْرِ'' کے حوالہ سے اس کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''اس مہینہ کا نام لوگوں کا گھروں میں قیام کرنے کی وجہ سے رکھا گیا اور ارتباع کے معنی موسم بہار میں قیام کرنے کے ہیں۔''

(تفسیر ابن کثیر جزء4صفحہ 146)

بعض کے نزدیک ماہ ربیع الاول کا نام بہار کے موسم میں رکھا گیا جب درختوں کے پتے کھل رہے تھے اس لیے یہ ربیع الاول کہلایا۔

ربیع الاول کے دیگر نام

زمانہ جاہلیت میں ربیع الاول کے بعض دوسرے نام بھی تھے جن میں ایک نام ''خوان'' ہے۔اسی طرح اس مہینہ کو ''مورد'' کے نام سے بھی پکارا جاتا تھا۔(الشماریخ فی علم التاریخ از جلال الدین سیوطی صفحہ 39)

دور حاضر میں بعض لوگ ربیع الاول کو ''ربیع النور'' بھی کہتے ہیں۔اس کی وجہ وہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت قرار دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نُوْرٌ مِّنْ نُوْرِ اللّٰہِ ہیں۔چنانچہ اس بارہ میں ایک شعر بھی ہے کہ

لِھٰذَا الشَّھْرِ فِی الْاِسْلَامِ فَضْلٌ وَمَنْقَبَۃٌ تَفُوْقُ عَلَی الشُّھُوْرِ
رَبِیْعٌ فِیْ رَبِیْعٍ فِیْ رَبِیْعٍ وَ نُوْرٌ فَوْقَ نُوْرٍ فَوْقَ نُوْرٍ

یعنی اسلام میں اس مہینہ کی خاص فضلیت اور منقبت ہے جو اسے دوسرے مہینوں پر فوقیت بخشتی ہے اور وہ امتیاز رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت ہے جو خود بہار ہیں اور بہار کے موسم میں پیدا ہوئے اور وہ خود نور ہیں جو نور علیٰ نور ہیں۔

رسول اللہؐ کی ولادت باسعادت

ماہ ربیع الاول وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں سرور کونین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔علامہ جلال الدین سیوطیؒ بیان کرتے ہیں کہ ماہ ربیع الاول وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی اور ہجرت مدینہ کا سفر بھی اسی مہینہ میں ہوا اور آپؐ کا وصال بھی اسی مہینہ میں ہوا۔

(الشماریخ فی علم التاریخ صفحہ 39)

یہ اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر خاص احسان تھا کہ اس نے رحمۃ للعالمین ﷺ کو دنیا میں مبعوث فرمایا۔آپ ﷺ کی ولادت باسعادت عام الفیل کسریٰ نوشیروان کے عہد میں ہوئی۔ربیع الاول کا بابرکت مہینہ تھا۔9 تاریخ تھی۔سوموار کے مبارک دن کا صبح کا وقت تھا۔جو عیسوی کیلنڈر کے مطابق 20 اپریل 571ء کی تاریخ بنتی ہے۔

جمہور علماء کا اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت مکہ میں عام الفیل میں ماہ ربیع الاول میں ہوئی۔البتہ تاریخ ولادت کے بارہ میں علماء کے مختلف اقوال ہیں:

1. پہلا قول یہ ہے کہ آپ کی ولادت 8 ربیع الاول کو ہوئی۔علامہ مسعودی،علامہ محمد بن موسیٰ خوارزمی،علامہ ابن عبد البر،علامہ مطہر مقدسی وغیرہ نے آٹھ ربیع الاول بیان کی ہے۔
2. دوسرا قول 10ربیع الاول کے بارہ میں ہے۔علامہ دمیاطی،علامہ ابن جوزی،ابو جعفر محمد بن علی وغیرہ نے اسے بیان کیا ہے۔
3. تیسرا قول 12ربیع الاول کے متعلق ہے جو سعید بن مسیبؒ سے مروی ہے۔جس کے ابن اسحاق،ابن حبان،ابن رجب وغیرہ قائل ہیں اور جمہور میں یہ تاریخ مشہور ہے۔

علامہ شمس الدین ابو المعالی ابن الغزی (متوفی:1167ھ) لکھتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ کے یوم ولادت کے بارہ میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن مشہور بارہ ربیع الاول ہے۔کہا گیا ہے کہ رات کا وقت یا دن کا۔یہ بھی کہا گیا ہے کہ دو ربیع الاول ہے اور آٹھ ربیع الاول کے بھی اقوال ہیں جسے ائمہ کی ایک جماعت نے صحیح قرار دیا ہے اور دس ربیع الاول کی تاریخ بھی بتائی جاتی ہے۔''

(دیوان الاسلام جزء1صفحہ 20)

علامہ ابن کثیر (متوفی:774ھ) بیان کرتے ہیں کہ

''ایک قول یہ ہے کہ آپ ﷺ بارہ 12ربیع الاول کو پیدا ہوئے یہ ابن اسحاق نے درج کیا ہے۔ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں عفان سے اور عفان نے سعید بن میناء سے اور انہوں نے حضرت جابرؓ اور حضرت ابن عباسؓ سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ عام الفیل میں بروز سوموار بارہ ماہ ربیع الاول میں پیدا ہوئے اور اسی بابرکت مہینہ میں آپؐ مبعوث ہوئے اور اسی مہینہ میں معراج ہوا اور اسی میں ہجرت کر کے مدینہ داخل ہوئے اور اسی مہینہ میں آپ کا وصال ہوا اور جمہور کے نزدیک یہی بات مشہور ہے۔وَاللّٰہُ اَعْلَمُ۔''

(البدایۃ والنھایۃ جزء 2 صفحہ 320)

4. چوتھا قول جدید تحقیق کی رو سے 9 ربیع الاول ہے۔جسے دور حاضر کے مورخین اور سیرت نگاروں نے راجح اور درست قرار دیا ہے۔علامہ اکبر شاہ نجیب آبادی،علامہ معین الدین ندوی،علامہ شبلی نعمانی،علامہ محمد سلیمان منصور پوری،اور علامہ صفی الرحمن مبارکپوری، علامہ محمود پاشا فلکی وغیرہ نو 9ربیع الاول کو ہی آپ ﷺ کی درست تاریخ ولادت قرار دیتے ہیں۔

علامہ محمود پاشا فلکی نے توعلم تاریخ وحساب کی رو سے رسول اللہ ﷺ کی تاریخ ولادت کو نو ربیع الاول بمطابق 20اپریل 571ء بیان کی ہے۔

(کتاب نتائج الافھام فی تقویم العرب قبل الاسلام و فی تحقیق مولد النبی وعمرہ علیہ الصلاۃ والسلام از محمود پاشا مصری صفحہ 21تا25)

ولادت نبویؐ کے زمانہ میں خارق عادت نشانات کا ظہور

علامہ صفی الرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں کہ

''ابن سعد کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ نے فرمایا:''جب آپ کی ولادت ہوئی تو میرے جسم سے ایک نور نکلا جس سے ملک شام کے محل روشن ہو گئے۔''امام احمد نے حضرت عرباض بن ساریہ سے بھی تقریباً اسی مضمون کی ایک روایت نقل فرمائی ہے۔''

مزید لکھتے ہیں:

''بعض روایتوں میں بتایا گیا ہے کہ ولادت کے وقت بعض واقعات نبوت کے پیش خیمے کے طور پر ظہور پذیر ہوئے یعنی ایوان کسریٰ کے چودہ کنگورے گر گئے۔مجوس کا آتشکدہ ٹھنڈا ہو گیا۔بحیرہ ساوہ خشک ہو گیا اور اس کے گرجے منہدم ہو گئے۔یہ بیہقی کی روایت ہے لیکن محمد غزالی نے اس کو درست تسلیم نہیں کیا۔''

(الرحیق المختوم از علامہ صفی الرحمٰن مبارکپوری صفحہ 83)

علامہ زرقانی اور علامہ حسین بن محمد دیار بکری (متوفی:966ھ) نے اپنی کتب میں ایک اور روایت درج کی کہ آپ ﷺ کی ولادت کے وقت آسمان پر غیر معمولی بکثرت ستارے ٹوٹتے نظر آتے تھے۔

(تاریخ الخمیس جزء1 صفحہ 198)

عید میلادالنبیؐ منانے کی حقیقت

محسن انسانیت رسول اللہ ﷺ کی ولادت سعادت بلاشبہ تمام دنیا کے لیے ایک بہت بڑی رحمت ہے۔آپ ﷺ تمام انسانوں کے لیے اسوۂ کامل ہیں۔زندگی کے ہر شعبہ میں اور ہر طبقہ کے لیے آپ کی حیات مبارکہ بے مثال نمونہ ہے۔جس کا تذکرہ کرنا کسی زمان و مکان کا متقاضی نہیں۔خصوصاً ایک تاریخ معین کرکے اس میں جشن منانا اس صورت میں مناسب نہیں جبکہ سنت نبویؐ اور سنت خلفائے راشدین میں ایسی کوئی مثال نہ ملتی ہو۔

اسلامی شریعت میں دو عیدوں کا ذکر ملتا ہے۔عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔کسی تیسری عید کا ذکر موجود نہیں۔ہاں جمعہ کے دن کو عید کے دن سے مناسبت دی گئی ہے۔علاوہ ازیں عید میلادالنبیؐ کے حوالہ سے کوئی شرعی حکم یا عمل سنت نبویؐ و سنت خلفائے راشدینؓ اور صحابہؓ سے ثابت نہیں۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲﴾

(الحجرات:2)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول کے سامنے پیش قدمی نہ کیا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ

(سنن ابن ماجه كتاب أبواب السنة باب اتِّبَاعِ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ)

یعنی میرے بعد جب اختلافات ہوں گے تو تم میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کی پیروی کرنا۔

پس تاریخ سے ثابت ہے کہ عہد نبویؐ یا عہد خلفائے راشدین یا کسی صحابیؓ یا تابعی کے زمانے میں عید میلادالنبیؐ کا ذکر نہیں ملتا۔

رسول اللہ ﷺ کی آمد اس دنیا میں ایک عظیم الشان اور اہم واقعہ تھا جس کا سال واقعہ اصحاب الفیل یعنی عام الفیل تو بیان کردیا گیا لیکن تاریخ ولادت کی اگر اس قدر اہمیت ہوتی جتنی آجکل عوام الناس میں جس طرز پر یہ منائی جاتی ہے تو صحابہ رسول اللہ ﷺ سے آپ کی زندگی میں ہی ضرور اس بارہ میں دریافت کرلیا جاتا اور اس کے منانے کے جواز اور طریق کے بارہ میں استفسار کرلیا جاتا اور رسول اللہ ﷺ جو شارح قرآن اور ہادیٔ کامل ہیں وہ اس بارہ میں اپنی امت کی لازماً راہنمائی فرمادیتے اور خود اپنی تاریخ ولادت منانے اور عید میلاد منعقد کرنے کا اسوہ دیتے۔اور آپ کے بعد آپ کے خلفاءؓ اس پر عمل پیرا ہوتے۔

اگر عہد نبویؐ یا عہد خلفائے راشدین میں ایسا کوئی حکم یا طریق بیان ہوا ہوتا تو اول تو تاریخ ولادت میں اختلاف کا امکان ہی نہ رہتا اور تعامل امت کی وجہ سے اس کے منانے کا شرعی جواز بھی مل جاتا۔جیسا کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے منانے کا شرعی جواز اور احکام موجود ہیں اور تعامل امت موجود ہے۔

پس خیر القرون میں ایسی کسی عید کا انعقاد نہ کیا جانا یہ ثابت کرتا ہے کہ ایسے جشن کی اسلام میں کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔

جشن عید میلاد کی ابتداء

خیر القرون پہلی تین صدیوں میں تو اس عید کا کہیں وجود نظر نہیں آتا۔پھر آخر اس کی ابتداء کہاں سے ہوئی؟ اور اس کا اصل محرک کون تھا؟

ان سوالات کا جواب ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے الفاظ مبارکہ میں درج ہے۔آپ فرماتے ہیں:

’’وہ شخص جس نے اس کا آغاز کیا،اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ عبداللہ بن محمد بن عبداللہ قداح تھا۔جس کے پیروکار فاطمی کہلاتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کی طرف منسوب کرتے ہیں۔اور اس کا تعلق باطنی مذہب کے بانیوں میں سے تھا۔باطنی مذہب یہ ہے کہ شریعت کے بعض پہلو ظاہر ہوتے ہیں، بعض چھپے ہوئے ہوتے ہیں اور اس کی یہ اپنی تشریح کرتے ہیں۔ان میں دھوکے سے مخالفین کو قتل کرنا، مارنا بھی جائز ہے اور بہت ساری چیزیں ہیں اور بے انتہا بدعات ہیں جو انہوں نے اسلام میں داخل کی ہیں اور ان ہی کے نام سے منسوب کی جاتی ہیں۔پس سب سے پہلے جن لوگوں نے میلادالنبی ﷺ کی تقریب شروع کی وہ باطنی مذہب کے تھے اور جس طرح انہوں نے شروع کی وہ یقیناً ایک بدعت تھی۔مصر میں ان کی حکومت کا زمانہ 362 ہجری بتایا جاتا ہے۔اس کے علاوہ اَور بھی بہت سارے دن منائے جاتے تھے۔یوم عاشورہ ہے۔میلادالنبیؐ تو خیر ہے ہی۔میلاد حضرت علیؓ ہے۔میلاد حضرت حسنؓ ہے۔میلاد حضرت حسینؓ ہے۔میلاد حضرت فاطمۃ الزہراؓ ہے۔رجب کے مہینے کی پہلی رات کو مناتے ہیں۔درمیانی رات کو مناتے ہیں۔شعبان کے مہینے کی پہلی رات مناتے ہیں۔پھر ختم کی رات ہے۔رمضان کے حوالے سے مختلف تقریبات ہیں اور بے تحاشا اور بھی دن ہیں جو مناتے ہیں اور انہوں نے اسلام میں بدعات پیدا کیں۔جیسا کہ میں نے کہا مسلمانوں میں سے ایک گروہ ایسا بھی ہے جو بالکل اس کو نہیں مناتے اور عید میلادالنبیؐ کو بدعت قرار دیتے ہیں۔یہ دوسرا گروہ ہے جس نے انتہا غلو سے کام لیا کہ انتہا کر دی۔‘‘

(خطبہ جمعہ 13 مارچ 2009ء مطبوعہ الفضل انٹرنیشنل 3 اپریل 2009ء صفحہ 5-6)

علامہ مقریزی لکھتے ہیں:

’’فاطمی خلفاء سارا سال عیدیں اور تہوار مناتے تھے۔یہ تہوار شروع سال میں ہوتے تھے اور سال کے شروع میں یوم عاشوراء، میلاد النبیؐ، میلاد حضرت علیؓ، میلاد حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ، میلاد حضرت فاطمہؓ اور موجود خلیفہ کے میلاد کا تہوار ہوتا تھا۔‘‘

(المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والآثار جزء 2 صفحہ 118)

پس چوتھی صدی ہجری میں فاطمی خلفاء نے عید میلاد کا آغاز کیا جس پر تمام علماء متفق ہیں۔شیخ علی محفوظ لکھتے ہیں:

’’سب سے پہلے قاہرہ میں چوتھی صدی ہجری میں فاطمی خلیفوں نے عید میلاد کو جاری کیا۔انہوں چھ میلاد ایجاد کیے: میلاد النبیؐ، میلاد حضرت علیؓ، میلاد حضرت فاطمہؓ، میلاد حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ اور موجود خلیفہ کا میلاد۔یہ میلاد اپنی رسوم کے ساتھ جاری رہے یہاں تک کہ افضل بن امیر الجیوش نے آکر ان کو ختم کر دیا۔‘‘

(الابداع فی مضار الابتداء صفحہ 251)

اس کا دوبارہ اجراء موصل میں عمر بن محمد الملا نے کیا اور اربل کے بادشاہ مظفر ابوسعید کوکبوری بن زین الدین علی نے بھی اس کو چھٹی صدی ہجری میں دوبارہ جاری کیا۔علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ

’’میلاد کے موقع پر کبار مولوی اور صوفیاء اس کے پاس آیا کرتے اور وہ انہیں خلعت فاخرہ پہناتا اور عطیات سے نوازتا صوفیاء کے لیے محفل سماع کا انعقاد کرواتا اور ان کے ساتھ مل کر رقص کرتا اور ہر سال میلاد پر تین لاکھ دینار خرچ کرتا تھا۔‘‘

(البدایۃ والنھایۃ جزء 3 صفحہ 160)

عید میلادالنبیؐ اور جماعت احمدیہ کا موقف

عید میلادالنبیؐ کے بارہ میں اس زمانہ کے حکم و عدل حضرت بانی جماعت احمدیہ کا ارشاد مشعل راہ ہے۔

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مولود خوانی پر سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا کہ: ’’آنحضرت ﷺ کا تذکرہ بہت عمدہ ہے بلکہ حدیث سے ثابت ہے کہ انبیاء اور اولیاء کی یاد سے رحمت نازل ہوتی ہے اور خود خدا نے بھی انبیاء کے تذکرہ کی ترغیب دی ہے۔لیکن اگر اس کے ساتھ ایسی بدعات مل جاویں جن سے توحید میں خلل واقع ہو تو وہ جائز نہیں۔خدا کی شان خدا کے ساتھ اور نبی کی شان نبی کے ساتھ رکھو۔آج کل کے مولویوں میں بدعت کے الفاظ زیادہ ہوتے ہیں اور وہ بدعات خدا کے منشاء کے خلاف ہیں۔اگر بدعات نہ ہوں تو پھر تو وہ ایک وعظ ہے۔آنحضرت ﷺ کی بعثت، پیدائش اور وفات کا ذکر ہو تو موجب ثواب ہے۔ہم مجاز نہیں کہ اپنی شریعت یا کتاب بنا لیویں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 159-160 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

ایک موقع پر جماعت احمدیہ شملہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھا کہ عید میلاد کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے؟ اس پر آپؓ نے فرمایا:

’’عید میلاد بدعت ہے۔عیدیں دو ہیں۔اس طرح تو لوگ نئی نئی عیدیں بناتے جائیں گے۔اور احمدی کہیں گے کہ مرزا صاحب پر الہام اوّل کے دن ایک عید ہو۔یوم وصال پر عید ہو۔آنحضرتؐ کے سب سے بڑے محب تو صحابہ تھے۔انہوں نے کوئی تیسری عید نہیں منائی بلکہ ان کا یہی مسلک رہا کہ ’’بزہد و ورع کوش و صدق وصفا ولیکن میفزائے بر مصطفیٰ‘‘ اگر عید میلاد جائز ہوتی۔تو حضرت صاحب (مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام) آنحضرتؐ کے بڑے محب تھے۔وہ مناتے۔ایسی عید نکالنا جہالت کی بات ہے۔اور نکالنے والے صرف عوام کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ورنہ ان میں کوئی دینی جوش نہیں۔‘‘

(حیات نور باب ہفتم صفحہ 508 انٹرنیشنل 8 نومبر 2019ء)

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بارہ میں رہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’بہر حال خلاصہ یہ کہ مولود کے دن جلسہ کرنا، کوئی تقریب منعقد کرنا منع نہیں ہے، بشرطیکہ اس میں کسی بھی قسم کی بدعات نہ ہوں۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت بیان کی جائے۔ اور اس قسم کا (پروگرام) صرف یہی نہیں کہ سال میں ایک دن ہو۔ محبوب کی سیرت جب بیان کرنی ہے تو پھر سارا سال ہی مختلف وقتوں میں جلسے ہو سکتے ہیں اور کرنے چاہئیں اور یہی جماعت احمدیہ کا تعامل رہا ہے، اور یہی جماعت کرتی ہے۔ اس لئے یہ کسی خاص دن کی مناسبت سے نہیں، لیکن اگر کوئی خاص دن مقرر کر بھی لیا جائے اور اس پہ جلسے کئے جائیں اور آنحضرت ﷺ کی سیرت بیان کی جائے بلکہ ہمیشہ سیرت بیان کی جاتی ہے۔ اگر اس طرح پورے ملک میں اور پوری دنیا میں ہو تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ ہے کہ بدعات شامل نہیں ہونی چاہئیں۔ کسی قسم کے ایسے خیالات نہیں آنے چاہئیں کہ اس مجلس سے ہم نے جو برکتیں پالی ہیں ان کے بعد ہمیں کوئی اور نیکیاں کرنے کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ بعضوں کے خیال ہوتے ہیں۔ تو نہ افراط ہو نہ تفریط ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ 13 مارچ 2009ء)

ہجرت مدینہ اور ماہ ربیع الاول

ربیع الاول وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں رسول اللہ ﷺ مدینہ میں داخل ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے مکہ سے ماہ صفر کے آخر میں کوچ فرمایا اور غار ثور میں تین راتیں قیام کے بعد عازم مدینہ ہوئے اور دوشنبہ 8 ربیع الاول 14 نبوی یعنی 1 ہجری کو قبا میں تشریف لائے۔ علامہ صفی الرحمٰن مبارکپوری لکھتے ہیں:

’’آپ ﷺ کے استقبال اور دیدار کے لیے سارا مدینہ اُمڈ پڑا تھا۔ یہ ایک تاریخی دن تھا جس کی نظیر سرزمین مدینہ نے کبھی نہ دیکھی تھی۔‘‘

(الرحیق المختوم اردو مترجم صفحہ 239)

رسول اللہؐ کے وصال کا مہینہ

رسول اللہ ﷺ کا وصال ربیع الاول کے مہینہ میں بروز سوموار ہی ہوا۔ علامہ طبری لکھتے ہیں:

’’جہاں تک رسول اللہ ﷺ کے یوم وفات کا تعلق ہے تو اس بارہ میں علماء کا اتفاق ہے کہ آپؐ کی وفات ماہ ربیع الاول میں بروز سوموار کو ہوئی۔‘‘

(تاریخ طبری جزء 3 صفحہ 199)

البتہ وفات کی تاریخ کی تعیین میں اختلاف ہے۔ اکثر علماء نے بارہ ربیع الاول ہی رسول اللہ ﷺ کی تاریخ وفات بیان کی ہے۔

ماہ ربیع الاول کے دیگر اہم تاریخی واقعات

عہد نبویؐ اور عہد خلفائے راشدین میں ماہ ربیع الاول میں جو اہم تاریخی واقعات ہوئے ان میں غزوہ بواط، غزوہ دومۃ الجندل، لشکر اسامہ کی روانگی، جنگ یمامہ وغیرہ شامل ہیں۔ حضرت ام کلثومؓ اور حضرت عثمانؓ کا نکاح اسی بابرکت مہینہ میں 3ھ کو ہوا۔ حضرت زینبؓ بنت خزیمہ کی وفات ربیع الاول 5ھ میں ہوئی۔ حضرت امام حسنؓ اور حضرت معاویہؓ میں صلح اسی بابرکت مہینہ میں 41ھ کو ہوئی۔ حضرت امام حسنؓ کی وفات ربیع الاول 49ھ میں ہوئی۔

بقیہ: مردے کی حرمت اور شہر خموشاں کے مجرم...... از صفحہ 11

ہیں تو کہا جاتا ہے کہ شاید ان کا لباس مناسب نہیں ہوگا اس لیے ان کے ساتھ ایسا ہوا جبکہ لباس کا ہراسانی اور ریپ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ بچی کی لاش تو مکمل کفن میں تھی۔ کیا اب بنت حوا کفن اور قبر میں بھی محفوظ نہیں؟ کس درندے نے بچی کو قبر سے نکال کر بے لباس کیا؟ ہماری خواتین تو اب قبرستان میں ابدی نیند سونے کے بعد بھی محفوظ نہیں۔

(انڈیپینڈنٹ اردو 13 مئی 2022ء)

• ...پھر قبروں کی بے حرمتی کے موضوع پر منصور آفاق لکھتے ہیں کہ لاشوں اور قبروں کی بے حرمتی کا سلسلہ زمانہ قدیم سے جاری ہے مگر بیسویں صدی میں ایسے واقعات بہت کم نظر آتے ہیں۔ لیکن اکیسویں صدی میں یہ قدیم سنگدلانہ رجحان پھر سے سامنے آیا ہے۔ خاص طور پر پاکستان میں ایسے واقعات پچھلے کچھ سالوں میں بہت زیادہ ہوئے۔۔۔ قبروں سے میتیں نکالنا بڑے دل گردے کا کام ہے۔ میں ایسا کرنے کے بارے میں سوچتا ہوں تو بدن میں جھرجھری پیدا ہو جاتی ہے۔ پتہ نہیں یہ لوگ جو اتنے شقی القلب ہوتے ہیں انہوں نے کیسے زندگی بسر کی ہوتی ہے۔ کیا یہ لوگ انسانیت سے آشنا ہی نہیں ہوئے ہوتے۔ اسلام انسانیت کا دین ہے۔ امن اور محبت کا مذہب ہے۔ یہ خیر اور بھلائی کو فروغ دیتا ہے۔ یہ تہذیب اور شائستگی سکھاتا ہے۔ ہمدردی اور رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔ آداب اور اخلاق اس کا زیور ہیں۔

حلم اور بردباری اس کا مزاج ہے۔ احسان اور درگزر اس کا رویہ ہے۔ حسن سلوک اور صلہ رحمی اس کی عادت ہے۔ پتہ نہیں یہ کیسے لوگ ہیں جو قبروں کو اکھاڑتے اور لاشوں کی بے حرمتی کرتے پھرتے ہیں۔ پتہ نہیں اُس عظیم المرتبت پیغمبر کو ماننے والے جو چلتے ہوئے کیڑے مکوڑوں کی زندگی کا خیال رکھتے ہیں۔ بے گناہوں کو کس طرح قتل کرتے پھرتے ہیں۔ یہ سب کچھ میری سمجھ سے بالاتر ہے۔

(جنگ 10 مارچ 2014ء)

• ...رضا حبیب راجہ ’’حقوق حاصل کرنے کا حق: ایک مذہبی جماعت سے شدید نفرت‘‘ کے عنوان سے ایکسپریس ٹریبیون (15 جولائی 2022ء) پر لکھتے ہیں کہ

مجھے یاد ہے کہ پورا ملک وزیر اعظم عمران خان کی مذمت کر رہا تھا جب انہوں نے ہزارہ برادری کے متعدد افراد کی ایک خودکش حملہ میں ہلاکت کے بعد وہاں دورہ کرنے سے ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کیا۔ ذرا سوچئے کہ اگر احمدیوں کا قتل عام کیا جاتا تو کیا ردعمل ہوتا۔ اس صورت میں، عمران خان پر غالباً بہت زیادہ دباؤ ہوتا کہ وہ تعزیت کے لیے نہ جائیں۔

2010ء میں مذکورہ قتل عام کے بعد بہت کچھ ایسا ہوا جس نے میرا یقین مضبوط کیا۔ ان کی مساجد کی توڑ پھوڑ کی گئی، قبروں کی بے حرمتی کی گئی، ڈاکٹر عبدالسلام کی تصویر سیاہ کی گئی، عاطف میاں کو اقتصادی کونسل سے استعفیٰ دینے پر مجبور کیا گیا۔ اس تازہ ترین واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اب احمدی اپنے گھروں میں بھی مذہبی رسوم و رواج پر عمل کرنے میں آزاد نہیں ہیں، یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ مسئلہ بتدریج بگڑتا چلا جائے گا۔ میں نے پورے احمدی مسئلہ کے بارے میں بہت کچھ پڑھا ہے اور اس پر لکھا بھی ہے۔ میں یقینی طور پر جانتا ہوں کہ یہ مسئلہ مذہبی اختلافات کی وجہ سے نہیں بلکہ مختلف سٹیک ہولڈرز کی جانب سے گزشتہ برسوں میں اس پر سیاست کرنے کے سبب موجودہ صورتحال تک پہنچا ہے۔ ایک بار خصوصاً 1970ء کی دہائی کے اوائل میں، جب اس پر کامیابی سے سیاست کی گئی، تو پھر یہ قوم پرستی کو فروغ دینے کے ریاستی طریقہ کار کے ساتھ بھی جوڑ دیا گیا۔ اس کے نتیجے میں احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیتے ہوئے دوسری آئینی ترمیم منظور کی گئی۔

(https://tribune.com.pk/article/97609ء/the-right-to-have-rights-the-intense-hatred-towards-a-religious-community)

• ...رابعہ محمود یکم جنوری 2022ء کو دی نیوز میں لکھتی ہیں کہ سری لنکا کے شہری کے قتل اور مجرموں کی گرفتاری کا قومی سطح کا نوٹس محض ایک پابندی ہے، کیونکہ مرکزی دھارے میں شامل مذہبی طور پر محرک تشدد کی جڑیں مسلسل بڑھ رہی ہیں۔ ہندوؤں اور احمدیوں کی عبادت گاہوں اور ساتھ ساتھ قبرستانوں کی بے حرمتی کی گئی۔ احمدی افراد کو ٹارگٹ کلنگ کیا گیا۔ عیسائی، ہندو اور سکھ لڑکیوں کو زبردستی اغوا کیا گیا اور مذہب تبدیل کروایا گیا۔

(https://www.thenews.com.pk/print/921567-ء-human-rights-in-2021)

قبر کی بے حرمتی کی سزا

ابو داؤد کی روایت کے مطابق کفن چور کو چور کی سزا کے قطع ید کی سزا دی جائے کیونکہ وہ ایک میت کے گھر میں داخل ہوا ہے۔

پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ 297 کے مطابق قبر کی بے حرمتی یا قبر سے لاش غیر قانونی طریقے سے نکالنے کی سزا عمر قید ہے۔ 2011ء سے قبل اس کی سزا مقرر نہ تھی۔ لیکن دو بھائیوں کے مردے کھانے والے واقعہ کے بعد سزا مقرر کی گئی۔

اب دیکھنا ہے کہ پاکستانی کی جذباتی اور جلد مشتعل ہونے والی عوام کے علاوہ انتظامیہ جو قبروں اور قبروں کے تعویذوں کی بے حرمتی میں شامل ہے ان کے خلاف کونسا قانون حرکت میں آتا ہے۔

اسلامی تعلیم کے مطالعہ کے بعد ایسے واقعات کا پیش آنا نہایت تکلیف دہ امر ہے۔ قارئین پر نتیجہ چھوڑتے ہوئے اسلامی تعلیم، اس سے متضاد خصوصاً اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مسلمانوں کا طرز عمل اور اس کی سزا اوپر پیش کر دی گئی ہے۔

انتہائی بدطینت قسم کے لوگ

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس قسم کے لوگوں کو ’’انتہائی بدطینت قسم کے لوگ‘‘ ٹھہرایا ہے۔ پشاور کے اس حالیہ واقعہ پر فرمایا کہ

اس وقت میں پاکستان کے لیے دعا کے لیے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ احمدیوں کے لیے خاص طور پر دعا کریں۔ پاکستان کے حالات عمومی طور پر جو بگڑ رہے ہیں وہ تو ہیں۔ ایسے حالات میں پھر احمدیوں کی طرف بھی ان کی توجہ ہو جاتی ہے۔ مخالفت بڑھ رہی ہے۔ پرانی قبریں اکھیڑنے کی طرف سے بھی انہوں نے گریز نہیں کیا۔ انتہائی بدطینت قسم کے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کرے۔

اسی طرح الجزائر کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں وہ بھی آج کل مشکلات میں گرفتار ہیں۔ افغانستان کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل نازل فرمائے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 03 جون 2022ء)

ذیشان محمود۔ مربی سلسلہ روکوپر۔ سیرالیون

مردے کی حرمت اور شہرِ خموشاں کے مجرم

(موجودہ حالات کے موافق، قارئین الفضل آن لائن کے لئے خصوصی تحریر)

محترم مدیر الفضل آن لائن لندن نے اپنے 26 مئی 2022ء کے اداریہ میں ایک عیسائی کیتھولک قبرستان کی گہرے مشاہدے سے ابھرنے والے مضمون کو ایک ربط، مناسبت اور تقابل سے مزین کر کے پیش کیا۔ یہ اداریہ جہاں قدرت میں فکر اور خوص کی دعوت دے رہا تھا۔ وہیں اس کا عنوان ہمیں اخروی جزاء کے لئے دنیا کو دار العمل بنانے کی تلقین کر رہا تھا۔

(اداریہ: اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کو دارالعمل اور اُخروی زندگی کو دارالجزاء قرار دیا، (https://www.alfazlonline.org/266،6150/،2022/05//)

اداریہ پر رائے دیتے ہوئے خاکسار نے استاذی المکرم مدیر صاحب کو اس ضمن میں قسط دوم سے متعلق طرح ڈالتے ہوئے تبصرہ کیا کہ 'ایک مغربی جمہوری ملک میں مخالف دین اور مخالف فرقے وعقیدے کے حامل افراد ایک قبرستان میں پرامن ابدی نیند سو رہے ہیں۔ جبکہ اسلامی جمہوریہ کے ٹائیٹل کے ساتھ پاکستان میں ایک ہی دین کے لوگ دوسرے فرقے کو برداشت نہیں کرتے۔ مذہبی بنیاد پر قبریں کھود دیتے ہیں۔ کتبے توڑ دیتے ہیں۔ بچیوں کی نعشوں کی بے حرمتی۔ خاندانی مخالفین کی قبر کشائی جیسے جرائم بڑھتے جا رہے ہیں۔

تو مدیر صاحب نے یہ امر خاکسار کی جانب ہی لوٹا دیا کہ اس پر مضمون لکھ دیں۔ اس موضوع پر مواد کی تلاش میں یہ بات عیاں ہوئی کہ یہ واقعی ایک انتہائی حساس موضوع ہے۔

قبرستان سے متعلق غلط خیالات اور عقائد کا رواج پانا

دیو مالائی داستانوں میں قبرستان کو جادو ٹونہ اور سفلی طاقتوں کا مرکز قرار دیا جاتا ہے۔ ان داستانوں کو اردو ادب اور بچوں کی کہانیوں میں ہی اس طرح پر پیش کیا گیا ہے کہ آہستہ آہستہ یہ باتیں عقیدۃً رائج ہوگئیں۔ اس کے علاوہ بدنام زمانہ روحانی عاملوں، جادوگروں، قیافہ شناسوں، دست شناسوں، پیر پیرنیوں، فال نکالنے والوں نے عملیات اور کالے جادو کے نام پر عوام الناس کو اصل اسلامی تعلیم سے دور کر کے شرک میں مبتلا کر دیا۔ جنوں کو قبضے میں رکھنے کے مدعی عامل جو خود سڑکوں پر بیٹھے لکھ پتی و کروڑ پتی بننے کے لئے دس بیس روپے یا ہزار دو ہزار میں تعویز فروخت کرتے ہیں۔ سادہ لوح عوام کو بے وقوف بناتے پھرتے ہیں۔ حالانکہ حضرت داؤد علیہ السلام سے متعلق اپنے عقیدہ کے مطابق وہ جنوں سے کئی کام لے سکتے ہیں۔ اپنے ملک کے مسائل حل کر سکتے ہیں حتی کہ اپنے ملک کو سپر پاور بنا سکتے ہیں۔

اسی طرح یہی جاہل پیر لوگوں کو قبرستانوں کی بے حرمتی کروانے کے بھی مرتکب ہوتے ہیں۔ قبرستان میں چِلّوں، مردے کی ہڈیوں، تازہ قبروں سے مردے کی اعضاء حاصل کرنے کے لئے ان سے قبروں کی بے حرمتی کرواتے ہیں۔ جس کا مقصد مختلف قسم کے جھوٹے جادو ٹونے اور عوامل سے عوام کو بے وقوف بنانا ہوتا ہے۔ لیکن خدا بھی انہیں آزماتا ہے۔ ایک دو بار ان کے عمل قانونِ قدرت سے مطابقت کھا جائیں تو وہ خود کو اپنے پیشہ کا ماہر خیال کرتے ہیں۔

پاک و ہند میں اب تک یہ فرسودہ خیالات پائے جاتے ہیں۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ایسے خیالات ہندو مت سے آئے ہیں۔ لیکن ہندوستان سے علیحدہ ہوئے 75 سال گزر گئے لیکن ایسے خیالات وعقاید مسلمانوں میں اب راسخ ہو چکے ہیں۔

قبل اس کے کہ مسلمان جمہوری ملک کے قبرستان کا حال بیان کیا جائے جہاں زندوں کی طرح مُردوں پر بھی زمین تنگ ہے، مردے اور قبرستان کی حرمت سے متعلق اسلامی تعلیم بیان کر دی جائے۔

قبرستان اور مردے کی حرمت سے متعلق اسلامی تعلیم

اسلام کی آمد سے قبل

قرآن کریم کے مطابق انسانی نعش کو بے حرمتی سے بچانے سے لئے ایک چھوٹے سے پرندے یعنی کوے کے ذریعہ بنی آدم کو قبر کی تیاری سکھائی گئی۔ کوّا ایسا پرندہ ہے جو اپنے بھائی کے مرنے یا مارے جانے پر نہ صرف نوحہ کناں ہوتا ہے بلکہ اگر اسے کسی انسان پر شک ہو تو بدلے کی خاطر مع برادری اس شخص کا گھر سے نکلنا محال کر دیتا ہے۔ افسوس کے انسان نے مردے کو دفن کرنا تو اس پرندے سے سیکھا لیکن مردے کی حرمت نہ سیکھ سکے۔ قبائلی نظام یا جنگوں میں لاشوں کا مثلہ کرنا باعث فخر خیال کیا جاتا رہا تاہم زمانہ جاہلیت یا اس کے علاوہ دیگر مذاہب میں بھی مردے کو دفنانے کے لئے خصوصی اہتمام کیا جاتا تھا۔ اہرامِ مصر کی مثال بھی ہمارے سامنے ہے کہ کس طرح مقابر کو تیار کیا جاتا رہا ہے۔ آتش پرست اپنے مردے کو کھلی فضا یا بلند مینار پر پرندوں کے لئے چھوڑ آتے ہیں۔ چند مذاہب جیسے ہندو مت، جین مت، سکھ مت، اور بدھ مت اپنے مردے کو جلا دیتے ہیں۔ لیکن چین، جاپان اور امریکہ میں مردہ جلانا قبر کے مقابل کم قیمت ہونے کی وجہ سے فیشن بنتا جا رہا ہے۔

مردے کی حرمت

جنگوں میں بانیٔ اسلام رسول اللہ ﷺ کا اسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ آپ نے أَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ اور عَجِّلُوا کے الفاظ سے تدفین میں جلدی کا حکم دیا۔

•... حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو نبی اکرم ﷺ ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور بعد میں فرمایا: ’’میں طلحہ میں موت کے آثار پاتا ہوں، تو تم لوگ مجھے ان کے انتقال کی خبر دینا اور تجہیز و تکفین میں جلدی کرنا، کیونکہ کسی مسلمان کی لاش اس کے گھر والوں میں روکے رکھنا مناسب نہیں ہے‘‘

(سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: 3159ء)

•... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ’’جلدی لے جاؤ جنازے کو اگر وہ نیک ہو گا تو اس کو خیر کے قریب کرو گے اور اگر وہ اس کے علاوہ ہو گا تو شر کو تم اپنی

گردنوں سے اتار دو گے۔‘‘

(صحیح مسلم، حدیث نمبر: 2188ء)

پھر مثلہ سے منع فرمایا یعنی (بطور سزا یا انتقام وغیرہ) ناک کان کاٹ ڈالنا یا نعش کو مسخ کرنا۔ اور غزوۂ بدر میں مشرکین کے مقتولین کی لاشوں کو بھی باعزت طریقے سے دفنانے کا حکم دیا۔

•... حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبے میں صدقہ پر ابھارتے اور مثلہ سے منع فرماتے تھے۔

(سنن نسائی حدیث نمبر 4052ء)

یہ مثال پوری انسانیت کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ آپ نے جہاں جنگوں میں شدید دشمن کا بھی مثلہ کرنے سے منع فرما کر مردے کی حرمت کا قیام کیا وہیں اہالیان قبرستان کے لئے دعا کرنے کو ہر مسلمان کے لئے لازمی قرار بھی دیا۔ خانہ کعبہ ایک حرمت کا مقام رکھتا ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے ایک مومن کی حرمت کو خانہ کعبہ کی حرمت پر ترجیح دی ہے۔

•... حضرت ابن عباسؓ روایت ہے کہ

لما نظر رسول الله ﷺ إلى الكعبة، قال: مرحبًا بك من بيت، ما أعظمك وأعظم حُرْمَتك، ولَلْمؤمن أعظم حُرْمَة عند الله منكِ، إنَّ الله حرَّم منكِ واحدة، وحرَّم من المؤمن ثلاثًا: دمه، وماله، وأن يُظنَّ به ظنَّ السَّوء

(شعب الایمان للبیہقی (296/5) (6706ء))

جب رسول اللہ ﷺ کی نظر کعبہ پر پڑی تو فرمایا کہ مرحبا اے (خدا کے) گھر۔ تیری شان کیا ہی بلند ہے اور کیا ہی عظیم تیری حرمت ہے۔ لیکن ضرور اللہ کے نزدیک ایک مومن کی حرمت تیرے سے زیادہ ہے۔ اللہ نے تیری ایک حرمت جبکہ ایک مومن کی تین حرمتیں قائم کیں ہیں۔ ایک اس کا خون، ایک اس کا مال اور ایک یہ کہ اس کے بارہ میں سوء ظن کیا جائے۔

تو جہاں ایک زندہ مومن کی جان و مال و آبرو کی حفاظت کی تحریم قائم فرمائی تو کیوں نہ ہوتا کہ اس کے مرنے کے بعد اس کی حرمت قائم نہ کی جاتی۔

قبر اکھیڑنے والے پر لعنت اور سزا

عربی میں نبش اکھیڑنے یا گڑھا کھودنے کو کہتے ہیں۔جبکہ نباش مردے کی حامل قبر کو کھودنے والے شخص یا جانور کو یا اس چور کو بھی کہتے ہیں جو مردے کی اشیاء چوری کرنے کی خاطر قبر کھودے۔

• ...حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن بیان کرتی ہیں کہ: لعن رسول اللہ المختفي والمختفية۔ یعنی نباش القبور

(موطاامام مالک،جنائز،باب ماجاء في الاختفاء وھوالنبش)

حضور ﷺ نے قبروں کو بدنیتی اور بے حرمتی کے طور پر اکھیڑنے والوں پر لعنت بھیجی ہے۔

• ...پھر ابوداؤد میں کفن چور کے ہاتھ کاٹنے متعلق باب باندھا گیا ہے اور قبر کو گھر قرار دینے سے متعلق روایت درج کر کے ایک قول درج کیا ہے کہ يُقْطَعُ النَّبَّاش: لانه دخل على الميت بيته

(ابوداؤد کتاب الحدود باب في قطع النباش حدیث نمبر: 4409ء)

یعنی جو شخص کسی مردے کی قبر بدنیتی سے اکھیڑتا ہے تو اسے قطع ید کی سزا دی جائے کیونکہ وہ ایک میت کے گھر میں داخل ہوا ہے۔

مردے کی تعظیم

پھر مردے کی تعظیم کا معیار بھی قائم فرمایا۔

• ...امام بخاری نے باب باندھا ہے کہ ”قبر کھودنے والے کو کوئی ہڈی مل جائے تو کیا وہ اس جگہ کو کریدے (یا چھوڑ دے)۔“ اور وہ یہ روایت لائے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسر عظم المیت ککسرہ حیا۔

(صحیح بخاری حدیث نمبر 3207ء)

یعنی مردے کی ہڈی توڑنا زندہ کی ہڈی توڑنے کی طرح ہے۔

• ...امام ابوداؤد سلیمان بن اشعثؒ نے اپنی سنن میں النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الْمَوْتَى کا باب باندھا ہے۔ اور درج ذیل روایت لائے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذكروا محاسن موتاكم وكفوا عن مساويهم

(سنن ابی داود کتاب الادب حدیث نمبر: 4900ء)

یعنی تم اپنے وفات یافتگان کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی برائیاں بیان کرنے سے باز رہو۔

• ...ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ نے مردے سے متعلق بدزبانی کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔امام بخاری نے مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الأَمْوَاتِ کا باب باندھا ہے۔

لا تسبوا الاموات، فإنهم قد افضوا إلى ما قدموا

(صحیح بخاری حدیث نمبر 1393، 6516ء)

یعنی مُردوں ان کو برا نہ کہو کیونکہ جو کچھ انہوں نے آگے بھیجا تھا اس کے پاس وہ خود پہنچ چکے ہیں۔

پس کوئی مسلمان کسی مسلمان یا کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والے وفات یافتہ شخص کے بارہ میں بدزبانی کا حق دار نہیں۔ چاہے وہ اس کا شدید دشمن ہی کیوں نہ ہو۔ ان احادیث میں کہیں مسلم یا غیر مسلم کی تمیز کا ذکر نہیں، جیسا کہ مسلمان علماء توجیہات پیش کرتے ہیں۔

زیارت قبور کی تعلیم

بعض لوگ قبرستان یا مزارات پر زیارت کے ساتھ ساتھ ان کو خدا تعالیٰ کے مقابل رازق یا مجیب گردانتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ کے مقابل شفیع قرار دے لیتے ہیں۔ اسی لئے مقابر اور مزاروں پر مشرکانہ رسوم ورائج پا گئے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ زیارت قبور سے ہی عام مسلمانوں کو روکتے ہیں اور وہاں دعا کی غرض سے بھی جانے والوں پر بھی شرک اور قبر پرستی کا الزام لگا کر انہیں دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیتے ہیں۔ لیکن اسلام کی حقیقی تعلیم ایسی شدت پسندی اور افراط و تفریط والی نہیں۔ ان دونوں مذکورہ بالا صورتوں سے رسول اللہ ﷺ نے روکا۔ رسول ﷺ خود صحابہ اور شہداء پر تشریف لے جاتے تھے اور پھر آپ کے صحابہ کا بھی یہی معمول تھا۔ قبرستان کسی قسم کی بدروحوں کی آماج گاہ نہیں۔ نہ وہاں جانے سے کوئی آسیب زدہ ہو جاتا ہے۔ بلکہ شہر خموشاں کے باسیوں کی زیارت جہاں ہمیں اپنے بزرگوں کی یاد اور محبت کو جاری رکھتی ہے۔ وہیں ان کی مغفرت کی دعا اور ایک مسلمان کو اپنی عاقبت سنوارنے کی تلقین بھی ہوتی ہے۔

زیارت قبور کی اغراض

1. **موت کی یاد:** قبرستان جانا آخرت کی یاد دلاتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فَزُورُوا الْقُبُورَ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْمَوْتَ

(صحیح مسلم کتاب الجنائز، باب استئذان النبی ﷺ ربہ عزوجل فی زیارۃ قبر امہ 976)

یعنی تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ موت کی یاد دلاتی ہے۔

2. **عاجزی:** زیارت قبور انسان میں عاجزی بھی پیدا کرتا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَزُورَ قَبْرًا فَلْيَزُرْهُ فَإِنَّهُ يُرِقُّ الْقَلْبَ وَيُدْمِعُ الْعَيْنَ وَيُذَكِّرُ الْآخِرَةَ

(المستدرک حاکم جلد 1 روایت نمبر 1394ء)

بے شک میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا جو بھی قبر کی زیارت کرنا چاہے اسے اجازت ہے کہ وہ زیارت کرے کیونکہ یہ زیارت دل کو نرم کرتی ہے، آنکھوں سے (خشیت الٰہی میں) آنسو بہاتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

3. **دنیا سے بیزاری:** حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ، فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ

(ابن ماجہ، السنن، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی زیارۃ القبور، حدیث نمبر 1571ء)

”میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ دنیا سے بے رغبت کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔“

4. **عبرت:** پھر یہ زیارت باعث عبرت بھی ہوتی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

زُوْرُوْا إِخْوَانَكُمْ وَسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ، وَصَلُّوا عَلَيْهِمْ، فَإِنَّ لَكُمْ فِيهِمْ عِبْرَةً

(مسند الفردوس دیلمی حدیث نمبر 3341ء)

یعنی اپنے بھائیوں کی (قبروں کی) زیارت کیا کرو انہیں سلام کہا کرو اور ان پر رحمت بھیجا کرو۔ بے شک ان کی زیارت میں تمہارے لئے عبرت ہے۔

5. 5۔ **یاددہانی:** قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: نهيتكم عن زيارة القبور، فزوروها، فإن في زيارتها تذكرة

(سنن ابی داود حدیث نمبر 3235ء)

بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے روکا تھا سو اب زیارت کرو کیونکہ ان کی زیارت میں موت کی یاددہانی ہے“

اہالیانِ قبور کے لئے دعا کی تعلیم

اسلام کے حقیقی معنی ہی سلامتی کے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جہاں زندوں سے ملاقات پر سلامتی بھیجنے کی واضح تعلیم دی وہیں قبرستان کی زیارت کے وقت ان پر بھی سلامتی بھیجنے کا اسوہ قائم فرمایا۔

1۔حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مقابر کی طرف تشریف لے جاتے تو مسلمانوں کو یہ دعا سکھاتے۔ اس قافلہ ایک شخص یہ دعا پڑھتا

السَّلامُ عليكم دار قوم مؤمنين، واتاكم ما توعدون، غداً مؤجلون، وإِنَّا إنْ شاءَ الله بكم لاحقون

(صحیح مسلم: 974)

سلامتی ہو تم پر اے گھر والے مؤمنو! جس کا تم سے وعدہ تھا تمہارے پاس آ چکا۔ کل جلد ہی اسے پانے والے ہوگے اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم جلد ملنے والے ہیں۔

2۔حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو قبرستان جاتے ہوئے یہ دعا سکھاتے:

السَّلامُ عليكم أَهْلَ الدِّيارِ من المؤمنينَ والمُسلمِينَ، وإِنَّا إنْ شاءَ الله لَلاحِقون، أسأَلُ الله لنا ولكم العافِيةَ

(صحیح مسلم: 975)

یعنی سلام ہو تم پر اے مؤمن اور مسلمان گھروں کے رہنے والو! اور یقیناً ہم اگر اللہ نے چاہا تو تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ ہم اپنے اور تمہارے لیے اللہ سے عافیت مانگتے ہیں۔

پورے قبرستان کے لئے دعا

پھر صرف اپنوں کے لئے دعا کا نہیں پورے قبرستان کے لئے دعائے مغفرت کی تعلیم ہمیں سنت رسول ﷺ سے ملتی ہے۔

3۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا مدینہ کے مقبرہ کے پاس سے گزر ہوا تو اس کی جانب چہرہ کر کے فرمایا:

السلام عليكم يا اهل القبور، يغفر الله لنا ولكم، انتم سلفنا ونحن بالاثر

(سنن ترمذی، حدیث نمبر: 1053ء)

یعنی اے اہل قبور! تم پر سلامتی ہو! اللہ ہمیں اور تمہیں بخشے تم ہمارے پیش رو ہو اور ہم بھی تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ قبرستان کی زیارت کا مقصد اہل

قبور کی مغفرت کے لئے دعا کرنا اور پھر اپنی اصلاح کی کوشش کرنا ہے۔

تاریخ کے تکلیف دہ حقائق

اسلام کی تاریخ میں قبور یا نعش کی بے حرمتی کا آغاز ایک نہایت تکلیف دہ واقعہ سے ہوتا ہے۔ جو کسی عام مسلمان سے نہیں بلکہ تیسرے خلیفہ راشد، دامادِ رسول، ذوالنورین سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ سے ہوا۔ تین روز تک نعش مبارک پر پہرا بٹھایا گیا۔ پھر مسلمانوں کے قبرستان جنت البقیع میں تدفین روک دی گئی۔

پھر نواسہ رسول ﷺ حضرت حسین بن علیؓ کی نعش مبارک کی بے حرمتی کا واقعہ تاریخ نے ایسا محفوظ کیا کہ اب تک عزاداران اس وحشت و بربریت پر ماتم کناں ہیں۔

حتیٰ کہ کچھ بدبختوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مزار مبارک کی بے توقیری چاہی تو اس وقت کے مسلمان بادشاہ نورالدین زنگی کو خدا تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ اطلاع دی اور عصمت رسول ﷺ کی حفاظت کا وعدہ پورا فرمایا۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کا حال

پاکستان کی سیاسی قیادت سمیت پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل میڈیا نے بیرون ممالک میں مسلم قبرستانوں یا قبور کی بے حرمتی پر انتہائی آواز بلند کی۔ لیکن ملک کے ان سیاسی قائدین اور میڈیا کی حالت اس سوئے ہوئے شخص کی طرح ہے جو کسی آہٹ پر آنکھ کھولتا ہے اور پھر گہری نیند سو جاتا ہے۔ ذیل میں اسلامی جمہوریہ پاکستان میں پیش آئے چند دلخراش واقعات پیش ہیں۔ یاد رہے کہ دین اسلام شدید مخالف کی بھی قبر یا نعش کی بے حرمتی یا مثلہ کی اجازت نہیں دیتا۔

قبروں/مزاروں کی بے حرمتی

•… 2005ء میں بری امام کے مزار پر ایک خودکش بمبار نے حملہ کیا تھا جس میں کم از کم 20 افراد جاں بحق اور 80 سے زائد زخمی ہو گئے تھے۔

•… 2009ء میں کوہاٹ میں اسٹیشن ہاؤس افسر ریاض بنگش کی قبر کو بم دھماکے سے اڑا دیا تھا۔ لنڈی کوتل میں امیر حمزہ خان شنواری (عرف حمزہ بابا) کے مزار پر بم مارا گیا جس کے نتیجے میں مزار کا بیرونی حصہ تباہ ہو گیا۔ اسی سال سترہویں صدی کے عظیم پشتون صوفی شاعر عبدالرحمٰن بابا کے پشاور میں واقع مزار پر بم حملہ کیا گیا۔

•… جولائی 2010ء میں تین خودکش بمباروں نے لاہور میں داتا دربار مزار پر حملہ کیا۔ پاکپتن میں بابا فرید شکر گنج کے مزار پر بم دھماکے ہوا۔

(جنگ 10 مارچ 2014ء)

•… 2014ء میں پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کی وادی سوات میں قبروں کی بے حرمتی کے کئی واقعات پیش آئے۔ رات کی تاریکی میں قبریں کھودی گئیں۔

(بی بی سی اردو رپورٹ 6 مارچ 2014ء)

نعشوں کی بے حرمتی

•… 2008ء میں فاٹا کے علاقہ میں کچھ شدت پسندوں نے روحانی پیشوا پیر سمیع اللہ کی لاش قبر سے نکال کر اس کی بے حرمتی کی اور اسے ایک عوامی چوک پر لٹکا دیا تھا۔

(جنگ 10 مارچ 2014ء)

•… 2011ء میں پنجاب کے نواحی گاؤں دریا خان میں پولیس نے دو نوجوان بھائیوں کو گرفتار کیا تھا، جنہوں نے دوران تفتیش انہوں نے اعتراف کیا تھا کہ وہ گذشتہ دس سالوں سے قبروں سے مردے نکال کر کھاتے ہیں۔ عدالت نے دونوں ملزمان کو قبروں کی بے حرمتی کرنے پر دو سال کی سزا سنائی تھی، وہ بعد میں رہا ہو گئے تھے۔ تاہم 2014ء میں یہی دو بھائی دوبارہ اسی جرم میں پکڑے گئے تھے جو بچوں کی قبریں کھود کر لاشیں نکال کر کھاتے تھے۔

(انڈیپینڈنٹ اردو)

•… 2019ء: لاہور میں ایک بھکاری نے بھیک مانگنے کے لیے قبر کھود کر نومولود کی میت چرالی۔ بھکاری بچے کی لاش گود میں اُٹھا کر بھیک مانگ رہا تھا تو مقامی افراد کی اطلاع پر گرفتار کرلیا گیا۔

(جنگ)

•… 2019ء میں رحیم یار خان میں زمین کے تنازعے کی وجہ سے ایک خاتون کی لاش کو قبر سے نکال دیا گیا۔ پولیس کی مداخلت کے بعد دوبارہ خاتون کی تدفین ہوئی۔ روزنامہ جنگ کے مطابق زمینداروں کی قبروں کے پاس تدفین کرنے پر بااثر افراد نے خاتون کی لاش قبر سے باہر نکال دی تھی اور حملہ کر کے متوفیہ کے 3 لواحقین کو زخمی کر دیا تھا۔

•… 2022ء: اوکاڑہ میں قبر سے 2 سالہ بچی کی لاش نکالنے کے الزام میں 2 ملزمان کو گرفتار کرلیا گیا۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ملزمان بچوں کی لاشوں کو قبروں سے نکال کر جادو ٹونا کرتے تھے۔

(جنگ)

خواتین کی نعشوں سے زیادتی

•… کراچی کے علاقے پاپوش نگر سے قبرستان سے خواتین کی قبروں کی بے حرمتی اور نعشوں سے زیادتی کرنے والے ملزم کو پولیس نے گرفتار کیا۔ ملزم قبروں کو پانی دیا کرتا تھا۔

(سماء)

•… نومبر 2019ء: کراچی کے علاقہ لانڈھی میں موجود ایک قبرستان میں پیش آیا جہاں کچھ نامعلوم افراد نے ایک روز قبل دفنائی جانے والی خاتون کی لاش نکالی اور اُسے زیادتی کا نشانہ بنا ڈالا۔ اس غلیظ جرم کا علم ہونے کے باوجود مرحومہ کے لواحقین نے اس حوالے سے کوئی شکایت یا ایف آئی آر درج کروانے سے انکار کر دیا۔

•… مارچ 2020ء۔ جوئیہ شریف، اوکاڑہ میں گورکن 3 سال تک خواتین کی قبروں اور نعشوں سے زیادتی میں لوث رہا اور پھر رنگے ہاتھوں گرفتار ہو گیا۔

•… 13 اگست 2021ء کو سندھ کے ضلع ٹھٹھ میں ایک 14 سال کی لڑکی کی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ اگلے روز اس کی لاش کھیتوں سے ملی۔ لاش کا معائنہ سے زیادتی کی تصدیق بھی ہوئی۔

•… اس ترقی یافتہ دور میں بھی 4 مئی 2022ء کو پاکستان کے سب سے بڑے صوبہ پنجاب کے ایک بڑے ضلع گجرات کے قصبہ ٹانڈہ سے 15 کلومیٹر دور ایک گاؤں چک کمالہ میں ایسا ہی واقعہ 20 سالہ ایک ذہنی معذور بچی کی نعش کے ساتھ پیش آیا۔

(جنگ)

اقلیتوں سے سلوک

•… پاکستان میں صوبہ پنجاب کے شہر اوکاڑہ کے نواحی گاؤں چک نمبر 10 میں واقع سینٹ اینتھونی چرچ سے ملحقہ مسیحی قبرستان میں قبروں کی بے حرمتی کرتے ہوئے 20 سے زائد قبروں پر نصب صلیب توڑے گئے ہیں۔

(بی بی سی اردو رپورٹ 18 مئی 2019ء)

•… ہندو برادری اپنے مُردوں کو جلاتے ہیں۔ صوبہ خیبر پختونخوا اور قبائلی علاقوں میں پاکستان کے قیام سے پہلے ہزاروں کی تعداد میں آباد ہندو اقلیتی برادری کے لیے شمشان گھاٹ کی سہولیات نہ ہونے کے باعث وہ اپنے مُردوں کو جلانے کی بجائے اب انہیں قبرستانوں میں دفنانے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ پشاور کے ہندو پہلے اپنے مُردوں کو باڑہ کے علاقے چھرالے کر جایا کرتے تھے کیونکہ وہاں ایک شمشان گھاٹ قائم تھا لیکن امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال کے باعث وہ علاقہ اب ان کے لیے بند کر دیا گیا ہے۔

(بی بی سی اردو 3 جنوری 2017ء)

پاکستان کے سابق صدر کی قبر کی نشانی کی بے حرمتی

•… جنرل ضیاء الحق پاکستان کے صدر اور چیف آف آرمی اسٹاف رہے۔ وہ ہوائی جہاز پھٹنے سے مکمل خاکستر ہو گئے تھے اور بطور یادگار ان کی قبر پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد میں موجود ہے۔ رواں سال کے آغاز میں ہی پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے اجتماعی طور پر شدید نعرے بازی کی جس پر انہیں مقدمات کا سامنا کرنا پڑا۔

(ایکسپریس نیوز 16 مارچ 2022ء)

احمدیہ قبرستانوں کی بے حرمتی کے چند واقعات

پاکستان میں جماعت احمدیہ پر جہاں جیتے جاگتے زمین تنگ کر دی گئی ہے وہیں اس دنیا کے کوچ کر جانے پر بھی احمدیوں کے اجساد کے لئے زمین تنگ ہے۔ ان واقعات کی ایک لمبی تاریخ ہے۔ ذیل میں گزشتہ چند سالوں کے بعض واقعات درج ہیں۔ جن میں مخالفین نے انفرادی طور پر یا انتظامیہ کے ساتھ یا پولیس کی موجودگی میں یا پولیس نے خود اس قبیح فعل میں حصہ لیا۔ پہلے ایسے اکادکا واقعات پیش آتے تھے۔ لیکن گزشتہ سالوں میں باقاعدہ منظم طور پر قبرستان کے حوالے سے مہم چلائی جا رہی ہے۔

•… دسمبر 2011ء: پنجاب کے ضلع لودھراں میں پولیس نے دنیاپور کے علاقے میں جماعت احمدیہ کے قبرستان میں قبروں کی بے حرمتی کی گئی اور سات قبروں کے کتبے توڑ کر ان کو ویرانے میں پھینک دیا گیا۔ بے حرمتی کے واقعہ پر نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کر لیا ہے۔

(بی بی سی اردو 5 دسمبر 2011ء)

•… دسمبر 2012ء: پاکستان کے صوبے پنجاب کے دارالحکومت لاہور کے علاقے ماڈل ٹاؤن میں قریباً ایک درجن کے قریب مسلح افراد نے احمدیوں کے قبرستان پر دھاوا بولنے کے بعد وہاں 120 کے قریب قبروں کے کتبے توڑ ڈالے اور قبروں کی توہین کی۔

(ڈی ڈبلیو 4 دسمبر 2012ء)

• 18؍ستمبر 2020ء کورانسی ضلع شیخوپورہ میں ایک احمدی محمد صدیق صاحب وفات پا گئے اور مخالفین نے گاؤں کے قبرستان میں آپ کی تدفین کو روک دیا۔ پولیس نے بھی بہت کوشش کی کہ کسی طرح تدفین عمل میں لائی جاسکے لیکن ساری کوششیں بے سود رہیں۔ بالآخر محمد صدیق صاحب کو ان کی ان کی اپنی زمین میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

• نومبر 2020ء بوچھال کلاں، ضلع چکوال: مخالفین نے اس علاقے میں واقع تین احمدی مرحومین کی قبروں کے کتبوں کی بے حرمتی کی۔ یہ قبریں علاقے سے کچھ فاصلے پر واقع ہیں اور یہاں لواحقین کا کم آنا ہوتا ہے۔ چند روز قبل جب احمدی اپنے بزرگوں کی قبروں پر گئے تو انہوں نے دیکھا کہ کتبوں کی بے حرمتی کی جاچکی ہے۔

• 2؍جنوری 2021ء: خانہ میانوالی، ضلع نارووال میں جماعت الدعوۃ نامی کالعدم گروپ کے ایک رکن شاہد مہر (سابق احمدی) نے خاندانی جائیداد پر قبضہ کرنے کا فیصلہ کیا اور احمدیوں کو ہراساں کرنا شروع کر دیا۔ وہ اپنے مویشیوں کو احمدیہ قبرستان لے گیا جس سے پودوں کو نقصان پہنچا۔ اس شخص کو کئی بار روکا گیا لیکن وہ باز نہ آیا۔

• اپریل 2021ء: ڈاکٹر امجد سجاد ایک احمدی ہیں جن کو کچھ عرصے سے عقیدے کی بنا پر دشمنی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس علاقے میں مخالفت کے باعث احمدیوں کو اپنے پیاروں کی قبروں پر جانے اور ان کے لیے دعا کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

• 9 اپریل 2021ء: کوٹ سوندھا میں ایک احمدی خاتون محترمہ حنیفاں صاحبہ کے انتقال پر تحریک لبیک پاکستان (TLP) کے مولویوں اور کارکنان نے ان کی تدفین میں رکاوٹ ڈال دی۔

• 12؍اپریل 2021ء کو سیجکر ضلع گوجرانوالہ میں ایک احمدی طاہر محمود کی اہلیہ کا انتقال ہوگیا۔ مخالفین نے انہیں قبرستان میں دفن کرنے سے انکار کر دیا۔ ان حالات میں ان کی میت کو جنازے کے لیے بھڑی شاہ رحمان لے جایا گیا۔ چھ مہینے پہلے کچھ مقامی غیر احمدی لوگوں نے ان سے کہا کہ وہ اپنے بیٹے کی قبر کے ساتھ تھوڑی اور زمین کا اضافہ کر کے اپنے قبرستان کو الگ کر دیں۔ اس کے بعد انہوں نے ایک دیوار بنائی اور احمدیہ حصے کو الگ کر دیا۔ اگلے دن شرپسندوں نے دیوار کو تباہ کر دیا اور ایک مولوی نے جمعہ کے خطبہ میں احمدیہ جماعت کی توہین کی۔

• ان سب میں تازہ ترین واقعہ 21 اور 22 اگست 2022ء کی درمیانی شب فیصل آباد کے علاقے چک 203 ر ب ماناوالہ میں پیش آیا جہاں 1947ء سے قائم احمدیوں کے قبرستان کی چار دیواری میں موجود قبروں میں سے 16 قبروں کی نامعلوم افراد نے توڑ پھوڑ کر کے بے حرمتی کی۔

قانون کے محافظ بھی شہرخموشاں کے مجرم

مذکورہ بالا واقعات میں ملزمان یا تو نامعلوم ہیں یا دیگر بعض مذہبی رہنماؤں کی اشتعال انگیزی کے باعث یہ واقعات پیش آئے۔ ورنہ ان مقابر میں مدفون احمدی و غیر احمدی احباب و خواتین اپنی زندگی میں ان قبرستانوں کو مشترکہ خیال کر کے مردوں کی حرمت قائم کرتے ہوئے ایسا خیال کبھی ذہن میں نہ لائے تھے۔ لیکن پاکستان کی سرکار اور مقامی انتظامیہ کے لئے شرمندگی کا باعث یہ امر ہے کہ ان کی سرکاری مشینری بھی ایسے غیر انسانی و غیر اخلاقی کام میں استعمال ہوئی۔

• حافظ آباد کے علاقے کسووال میں 17 اور 18 اگست 2014ء کو پولیس نے ان 64 قبروں پر لگے کتبوں پر کالا رنگ پھیر دیا جن پر بسم اللہ، کلمہ اور قرآنی آیات کندہ تھیں۔ یہ کارروائی مقامی افراد کی درخواست پر عمل میں لائی گئی۔

(بی بی سی اردو 19 اگست 2014ء)

• ضلع شیخوپورہ کے علاقے نواں کوٹ کے ایک گاؤں چک 79 میں احمدیوں کی قبروں کو مقامی مذہبی افراد اور حکام کی طرف سے نقصان پہنچایا گیا۔ پہلے احمدی برادری کے افراد کو قبروں کے کتبوں کو توڑنے کا کہا گیا تھا اور ان کے انکار پر انتظامیہ نے مقامی مذہبی افراد کی مدد سے خود یہ کام کر دیا۔

(بی بی سی اردو 3 جولائی 2020ء)

• 4؍اگست 2020ء: نواں کوٹ، صفدر آباد، ضلع شیخوپورہ میں ایک احمدی نصیر احمد صاحب کی وفات کے بعد مقامی احمدیہ قبرستان میں ان کی تدفین کے انتظامات کیے گئے تھے لیکن جب دفنانے کا وقت قریب آیا تو درجن بھر کے قریب غیر احمدی جتھے کی صورت میں آن پہنچے اور احمدیوں کو تدفین سے روک دیا۔ چنانچہ پولیس کو بلوایا گیا اور پولیس کی موجودگی میں اداکر کے احمدیہ قبرستان میں اُن کی تدفین عمل میں لائی گئی۔

• 28؍دسمبر 2020ء: شاہ مسکین والا، ضلع ننکانہ صاحب میں آدھی رات کے قریب پولیس کے ایک دستے نے گاؤں کا دورہ کیا اور مسجد کے چھوٹے مینار کے ساتھ ساتھ پولیس نے احمدیوں کی قبروں سے چالیس کتبے بھی اتار لیے۔

• 26؍جنوری 2021ء: بھوئیوال، ضلع شیخوپورہ میں سیکیورٹی انچارج نے ایک ملازم کے ساتھ کتبہ توڑ دیا۔ جماعتی عہدیداروں اور سب لوگ موقع پر پہنچے تو کتبے کے کچھ حصے نیچے نالے میں گر چکے تھے۔

• 26؍جنوری 2021ء: دھیروکے، ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تحصیلدار، پٹواری، اور ایس ایچ او نے گاؤں میں احمدیہ قبرستان کا دورہ کیا اور احمدیوں سے کہا کہ وہ پہلے سے بنائے گئے مقبروں کے کتبوں کو توڑ دیں۔ احمدیوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر ان سرکاری اہلکاروں نے گاؤں سے ایک مستری کی مدد حاصل کی اور مقبروں کے کتبوں کو توڑ دیا۔ اس سے قبل دسمبر 2020ء میں پولیس نے ایک درخواست پر کارروائی کی اور احمدیوں کی قبروں پر عربی الفاظ کو سیمنٹ سے ڈھانپ دیا تھا۔

• 3؍فروری 2021ء، چک 565 گ ب، جڑانوالہ، ضلع فیصل آباد غروب آفتاب کے بعد پولیس کچھ مقامی غیر احمدیوں کے ساتھ پہنچی۔ انہوں نے 25 مقبروں کے کتبوں کو توڑ دیا اور اپنے ساتھ لے گئے۔ اس قبل ایس ایچ او نے احمدیوں کو قبروں کے کتبے اتارنے کو کہا تھا۔ پولیس کو بتا دیا گیا تھا کہ احمدی ایسا کام نہیں کریں گے اور نہ کسی کو ایسا کرنے دیں گے۔ اگر پولیس وردی میں آئی تو احمدی مزاحمت نہیں کریں گے۔

• 11؍مارچ 2021ء: کوٹ دیال داس، ضلع ننکانہ میں رات تقریباً 9 بجے، پولیس نے احمدیوں سے رابطہ اور مشاورت کیے بغیر، مخالفین کی شکایت پر کارروائی کرتے ہوئے 16 قبروں کے کتبوں کو شہید کر دیا اور ملبہ اپنے ساتھ لے گئے۔ مخالفین نے احمدیہ قبرستان کے خلاف پولیس میں شکایت درج کروائی تھی جس میں الزام لگایا گیا کہ احمدیوں کے مقبروں پر اسلامی تحریریں لکھی گئی ہیں۔ ان کو ہٹا دیا جانا چاہیے۔

• 11؍اپریل 2021ء: چک 604، ضلع مظفر گڑھ میں پولیس احمدیوں کے گھروں اور مسجد میں آئی۔ ڈی ایس پی اللہ یار سیفی نے شرپسندوں کو محراب اور مینار گرانے کی اجازت دے دی۔ انہوں نے ایک احمدی فیض احمد کی قبر کے کتبے کو بھی شہید کر دیا۔

18؍دسمبر 2020ء: ترگڑی، ضلع گوجرانوالہ میں احمدیوں کی خاصی مخالفت ہوئی اور پولیس نے مخالفین کے مطالبے پر عمل کرتے ہوئے قبرستان میں موجود 67 احمدیوں کی قبروں کی بے حرمتی کی۔

• 4-5 فروری 2022ء: حافظ آباد کے علاقے پریم کوٹ ضلع حافظ آباد میں پنجاب پولیس نے مخالفین کے مطالبہ پر 45 قبروں کے کتبوں کی بے حرمتی کی۔ (آج نیوز 7 فروری 2022ء) بعض کو توڑ ڈالا جبکہ بعض سے اسلامی کلمات مٹا دیے۔

قبر کشائی کا دلخراش واقعہ

• پاکستان میں قبل ازیں کالے جادو، کفن چوری یا ذاتی دشمنی میں قبر کشائی کے دلخراش واقعات پیش آتے رہے ہیں۔ مذہبی منافرت کے باعث دوسرے ممالک میں قبر کشائی کی تاریخ موجود ہے لیکن اسلام کے سرکاری طور پر علم بردار ملک میں مذہبی منافرت کے باعث قبر کشائی کا تازہ واقعہ امسال پیش آیا۔ 19-20؍مئی 2022ء کی درمیانی رات اجینی پایاں، پشاور کے نزدیکی قصبہ سانگو میں نامعلوم لوگوں نے 1995ء میں وفات پانے والے ایک احمدی نوجوان اشفاق احمد ولد ڈاکٹر سرور صاحب کی قبر کھود کر اعضا باہر پھینک دیے۔ اشفاق احمد مرحوم 1995ء یا 1996ء میں یوکرائن میں وفات پا گئے تھے اور انہیں اپنے آبائی گاؤں میں دفن کیا گیا تھا۔

بنگلہ دیش میں مسلم ہجوم نے نومولودہ کی قبر کشائی کر دی

• مورخہ 7؍جولائی 2020ء کو مکرم محمد سیف الاسلام صاحب کے گھر ایک نومولودہ صرف تین دن زندہ رہنے کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئی۔ اس کی تدفین گھاٹورا جماعت کے مقامی قبرستان میں ہوئی جہاں دیگر مسلمانوں کے ساتھ احمدیوں کی قبریں بھی موجود ہیں۔

مورخہ 9؍جولائی کو اس کی تدفین کے کچھ ہی دیر بعد ملاؤں نے احمدیوں کے خلاف نفرت انگیز مہم شروع کر دی اور لوگوں کو اکسانا شروع کر دیا کہ وہ مقامی قبرستان میں کسی بھی ''قادیانی'' کی تدفین نہ ہونے دیں گے۔ چنانچہ چند گھنٹوں میں ہی قبرستان میں ایک مشتعل ہجوم اکٹھا ہو گیا اور احمدیوں کے خلاف نعرہ بازی کرنے لگا نیز اس مشتعل ہجوم نے نہ صرف نومولود معصوم بچی کی قبر کشائی کی بلکہ اس کی نعش کو باہر گلی میں پھینک کر اس کی بے حرمتی کی گئی۔ اس واقعہ کی پولیس کو اطلاع دی گئی تو پولیس نے بھی آ کر ملاؤں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی بلکہ احمدیوں کو کہا کہ وہ اس بچی کی تدفین برہمن بڑیہ قصبہ کے احمدیہ قبرستان میں کر لیں۔ اس پر مجبوراً احمدیوں کو ایسا کرنا پڑا۔

(نوٹ: جن واقعات کے حوالے درج نہیں وہ پرسیکیوشن رپورٹس یا آفیشل ٹوئٹر اکاؤنٹ سے لئے گئے ہیں۔)

صحافتی آوازیں

• ایک خاتون کی نعش سے زیادتی کی خبر پر صحافی جویریہ صدیق لکھتی ہیں کہ

ہمارے ہاں اکثر جب خواتین ہراسانی کا شکار ہوتی

بقیہ صفحہ 7 پر

مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ

تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

ذاتی تجربات کی روشنی میں

قسط 62

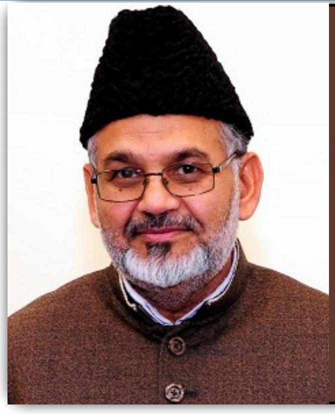

پاکستان ایکسپریس

پاکستان ایکسپریس نے اپنی اشاعت یکم اپریل 2011ء میں صفحہ 17 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ’’جمال وحسن و قرآن، نور جان ہر مسلمان ہے‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔قبل اس کے کہ خاکسار مضمون کا خلاصہ بیان کرے۔ یہ بتانا بھی ضروری سمجھتا ہے کہ یہ مضمون گینزول میں ایک غیر معروف پادری نے جو قرآن کریم کو نَعُوْذُ بِاللہِ جلانے کا اعلان کیا تھا اس کے بارے میں ہے۔

باقی دنیا کی طرح یہاں بھی مسلمانوں نے وہی رد عمل دکھایا جو دیگر ممالک میں مسلمانوں کی تنظیموں نے دکھایا۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا رد عمل خلیفۂ وقت حضرت سیدنا مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق اور آپ کی راہنمائی میں تھا۔

1. ایک تو یہی کہ دنیا کو قرآن کریم کی صحیح تعلیمات سے مع نمونہ کے آگاہ کیا جائے۔
2. قرآن کریم کے بارے میں نمائش لگائی جائے۔
3. قرآن کریم کے بارہ میں گینزول میں خصوصاً پڑھے لکھے طبقہ اور سیاسی و مذہبی لیڈروں سے رابطہ کر کے اس غیر معروف پادری کو اس مذموم حرکت سے باز رکھا جائے۔
4. اور امریکہ کی ساری جماعتوں میں اس پر عمل کیا جائے۔
5. پھر خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا کیا بھی گیا اور جس کے نتیجے میں ملک میں ہر جگہ سیاسی و مذہبی لیڈروں نے اس مذموم حرکت کی مذمت بھی کی۔ اور اس شخص کے ساتھ اپنے رابطے کی نفی کی کہ ہمارے ساتھ یا ہمارے چرچ کے ساتھ یا عیسائی عقائد کے ساتھ اس کا بالکل بھی کچھ تعلق نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر محاذ پر اس رنگ میں اسے شکست ہوئی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ فلوریڈا۔ گینزول کے ایک غیر معروف چرچ کے ایک پادری ’’ٹیری جونز‘‘ نے آخر وہ مذموم حرکت کر ڈالی جس سے اسے باز رکھنے کے لئے امریکہ کی بہت ساری مذہبی و سیاسی تنظیموں نے روکا تھا۔ یعنی قرآن پاک جلانے کی مذموم حرکت۔ نَعُوْذُ بِاللہِ مِنْ ذَالِکَ قرآن حکیم تو اللہ تعالیٰ کا پاک کلام ہے جو متقین اور محسنین کے لئے ہدایت کا موجب ہے۔ پادری کی اس حرکت پر مسلمانوں کے دل بہت مجروح ہوئے ہیں۔ اور ہم خدا تعالیٰ کے حضور اپنی شکایات اور گریہ وزاری کرتے ہیں جس طرح حضرت یعقوبؑ نے خدا کے حضور کی تھی۔ اور جس طرح ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے حضور اس طرح گریہ وزاری پیش فرمائی۔ میں اپنا شکوہ اور غم بس خدا کے حضور ہی پیش کرتا ہوں۔ یہی ہمارا رد عمل ہے۔

خاکسار نے مزید لکھا کہ ادھر آج پاکستانی TV پر خبریں بھی دیکھیں اور سنیں جس میں اس ناپاک حرکت اور مذموم حرکت پر جلوس نکالے جا رہے تھے۔ شعلہ بیان تقریریں بھی تھیں، ٹائر جلائے جا رہے تھے۔ امریکہ کے جھنڈے کو پاؤں تلے روندا جا رہا تھا۔ توڑ پھوڑ بھی تھی۔ ایک یہ رد عمل بھی دیکھنے میں آیا۔

ایک اور رد عمل جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن سے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں احباب جماعت عالمگیر کو یہ بھی نصائح فرمائیں کہ مخالفین اسلام کو اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے خلاف اپنے دلوں کے بغض، عناد اور کینہ نکالنے کا وبال اٹھاتا رہتا ہے۔ بدفطرت امریکی پادری نے قرآن حکیم کو جلانے کی حرکت کی ہے۔ ہر مومن کو اس سے تکلیف ہوئی ہے لیکن اس پر مسلمانوں کا یہ رد عمل کہ اس کے سر کی قیمت لگاؤ، جلوس نکالو، یا توڑ پھوڑ کرو۔ یہ درست نہیں ہے اس سے تو آپ دشمن کے ہاتھ اور مضبوط کرنے والے ہوں گے۔ اصل رد عمل یہ ہے کہ قرآن کریم کی اپنے قول و عمل اور کردار سے ایسی تعلیم پیش کرو کہ دنیا خود ہی اس پر لعن طعن کرنے لگ جائے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ یہ سب دجالی چالیں ہیں جو کہتے ہیں کہ مسلمان تو برے نہیں البتہ قرآن کریم کی بعض ایسی تعلیمات ہیں جو انہیں دہشت گرد بناتی ہیں۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ سر کی قیمت لگانے، توڑ پھوڑ یا جلوس نکالنے سے قرآن کریم کی برتری ثابت نہیں ہوگی۔ اس کی خوبصورتی تو اس کی تعلیم پر عمل کرنے سے ثابت ہوگی۔ اسی سے مومنوں کی اور قرآن کریم کی فتح ہوگی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کے افراد کو مخاطب کرتے ہوئے نصیحت فرمائی کہ ہمیں قرآن کریم کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے لئے بھیجا گیا ہے اس ضمن میں آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعض تحریرات بھی پیش فرمائیں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’یہ عاجز تو محض اس غرض کے لئے بھیجا گیا ہے کہ یہ پیغام خلق اللہ کو پہنچاوے کہ دنیا کے مذاہب موجودہ میں سے وہ مذہب حق پر اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق ہے جو قرآن کریم لایا ہے اور دار النجات میں داخل ہونے کے لئے دروازہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے‘‘

برکات الدعا میں آپ فرماتے ہیں:

’’اے بزرگانِ اسلام! خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے دلوں میں تمام فرقوں سے بڑھ کر نیک ارادے پیدا کرے اور اس نازک وقت میں آپ لوگوں کو اپنے پیارے دین کا سچا خادم بناوے۔ میں اس وقت محض للہ اس ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے مامور کر کے دین متین اسلام کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تا کہ میں اس پُر آشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی عظمتیں ظاہر کروں اور اُن تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں اُن نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔‘‘

آپ علیہ السلام نے فرمایا: ’’مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآن شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھا دوں۔‘‘

آپؑ نے یہ بھی فرمایا ہے۔

جمال و حسن قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

پس ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنے کردار سے، اعمال سے اسلام اور قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم کو دنیا تک پہنچائیں۔ دنیا کے دل فتح کریں۔ اس وقت امریکہ و یورپ میں اسلام کی تعلیم کو پھیلانا ایک چیلنج بن چکا ہے۔ جس کی ایک بڑی وجہ اسلام کے احکامات کی مسلمان فرقوں کی طرف سے مختلف تشریحات ہیں جن سے لوگ کنفیوژ ہو رہے ہیں۔ خاکسار نے مضمون میں یہ احادیث بھی نقل کی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قرآن شریف کی وجہ سے بہت سے لوگوں کے مرتبہ کو بلند فرماتے ہیں اور بہت سے لوگوں کا مرتبہ گھٹاتے ہیں۔ یعنی جو لوگ اس پر عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ان کو عزت عطا فرماتا ہے اور جو لوگ اس پر عمل نہیں کرتے ان کو ذلیل و رسوا فرماتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیوں کہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ’’تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں‘‘ یہی بات سچ ہے...... خدا نے تم پر بہت احسان کیا کہ قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے......پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے، یہ بڑی دولت ہے‘‘

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت یکم تا 7 اپریل 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا مضمون بعنوان ’’جمال وحسن قرآن نور جانِ ہر مسلمان ہے‘‘ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا۔ نفس مضمون بالکل وہی ہے جو دوسرے اخبار کے حوالے سے اوپر گذر چکا ہے۔

یو ایس اے ٹوڈے۔ امریکہ کا لیڈنگ اور بہت بڑا اخبار ہے جسے نہ صرف امریکہ بلکہ دنیا کے دیگر ممالک میں بھی پڑھا جاتا ہے، نے اپنی اشاعت 4 اپریل 2011 میں صفحہ 9A پر ایک رنگین تصویر شائع کی ہے اور یہ خبر شائع کی ہے کہ ’’افغانستان میں بے چینی بڑھ رہی ہے‘‘ یہ خبر USA Today کے رپورٹر ولیم ایم ویلچ نے دی ہے۔ سب سے اوپر جو تصویر دی گئی ہے اس میں بہت سارے مسلمان دکھائے گئے ہیں (یہ رنگین

تصویر ہے) یعنی مسلمان نوجوانوں نے اپنے سر پر کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی پٹی باندھی ہوئی ہے بعض نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کی، کلمہ کا جھنڈا بھی دکھائی دے رہا ہے۔ ایک شخص نے ہاتھ لمبا کیا ہوا ہے اور ہاتھ کی انگلی سے اشارہ کرتے دکھائی دے رہا ہے۔ اس تصویر کے نیچے لکھا گیا ہے۔ جلال آباد (افغانستان) احتجاجی مظاہرہ کرنے والے امریکہ کے خلاف نعرے لگا رہے ہیں۔مظاہرین اس بات پر احتجاج کر رہے ہیں جو امریکہ میں پادری جونز ٹیری نے قرآن شریف جلایا ہے۔ اور یہ احتجاجی مظاہروں کا آج تیسرا دن ہے۔ اور طالبان نے اپیل کی ہے کہ حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ اخبار نے پاسٹر کی تصویر بھی دی ہے کہ اس نے قرآن جلا دیا ہے۔

اخبار نے لکھا ہے کہ افغانستان میں مظاہرے ہو رہے ہیں، پاسٹر کے خلاف جس نے امریکہ میں قرآن جلایا ہے اور ان مظاہروں میں شدت ہوتی جارہی ہے۔ جبکہ امریکہ میں مسلم لیڈروں نے اور سیاسی لیڈروں نے اس حرکت کی مذمت بھی کی ہے۔ اخبار نے اس ضمن میں دیگر لیڈروں کے بیانات بھی شامل کئے ہیں۔ جلال آباد میں مظاہرین کی وجہ سے ایک پولیس اہلکار کو مار بھی دیا گیا ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ یہ پادری اب فون کالز کا جواب نہیں دے رہا۔ جب بھی اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ اخبار نے خاکسار کا بیان بھی شائع کیا ہے۔ اخبار نے لکھا کہ امام شمشاد ناصر جو کہ جماعت احمدیہ مسجد بیت الحمید چینو کے لیڈر ہیں نے کہا ہے کہ پادری جونز ''بے وقوف'' ہے۔ اس کے ساتھ ہی شمشاد نے کہا کہ ان کی جماعت اور گروپ ان تمام احتجاجوں اور قتل و غارت کی بھی نفی کرتی ہے جو مذہب کے نام پر دنیا میں کسی جگہ بھی کئے جا رہے ہیں یا کئے جاتے ہیں۔ اور خواہ وہ دنیا میں کسی بھی اعلیٰ سے اعلیٰ اور بزرگ کتاب الٰہی کے بارے میں کیوں نہ ہو۔''

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 7 اپریل 2011ء میں نصف صفحہ پر ہمارا تبلیغی اشتہار شائع کیا ہے جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر بھی ہے۔ اور عنوان یہ لکھا ہے۔ Waiting for jesus کیا آپ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتظار کر رہے ہیں؟ اس میں بائبل کا بیان لکھا گیا ہے کہ بائبل میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ ان کی آمد ثانی ایک چور کی طرح ہوگی جو رات کو آتا ہے۔ اور لوگ اس کو نہ پہچانیں گے اور نہ ہی دیکھ سکیں گے۔

اس کے بعد اشتہار میں بتایا گیا ہے کہ مزید معلومات کے لئے مسجد بیت الحمید سے رابطہ کریں۔ فون نمبر، ایڈریس اور ویب سائٹ دی گئی ہے۔ نیز یہ کہ ہمارے ریڈیو کے ہفتہ وار پروگرام میں بھی آپ ہمیں سوال کر سکتے ہیں۔ مسجد بیت الحمید کی تصویر بھی دی گئی ہے۔

نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 8 تا 14 اپریل 2011ء میں ایک مضمون اس نام سے شائع کیا ہے ''ٹیری جونز کے نام کھلا خط'' یہ خط مکرم ومحترم مولانا عبدالسمیع خان صاحب سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے لکھا تھا۔ لیکن اخبار نے خاکسار کے نام اور تصویر سے شائع کیا ہے۔

اس مضمون میں انہوں نے لکھا کہ:

ٹیری جونز! تُو نے 21 مارچ 2011ء کو امریکہ میں قرآن کریم کو جلایا۔ تُو نے قرآن کریم کا تو کوئی نقصان نہیں کیا کیوں کہ وہ خدائے قادر کی حفاظت میں ہے۔ ہاں! تُو نے لاکھوں کروڑوں سینوں کو جلا دیا۔ تُو نے اُن کے دلوں پر وہ چرکہ لگایا ہے جس کا کوئی مداوا نہیں۔ کیا دنیا کے قوانین اور ہتک عزت کے قواعد کے تابع کروڑوں انسانوں کے جذبات کے خون کا بدلہ خون نہیں؟ کیا امریکہ میں ہی معمولی لڑائیوں پر ایک دوسرے کو قتل نہیں کر دیتے؟ کیا ذرا سی خانگی لڑائی پر میاں بیوی ایک دوسرے پر سخت تشدد نہیں کرتے اور بہت سے ایک دوسرے کو مار نہیں دیتے؟ پھر کروڑوں جذبات کا خون کرنے کے بعد کون سی چیز تمہارا خون کرنے میں مانع ہے؟ قرآن اور صرف قرآن!

یہ قرآن کا تم پر احسان ہے کہ اس نے تمہیں تمہاری زندگی بخش دی ہے۔ اس نے اپنے ماننے والوں کو ایسی تعلیم دی ہے کہ وہ عفو و درگذر کو اپنا شعار بنائیں، سخت جانی دشمنوں پر بھی احسان کریں، بُرائی کا بدلہ نیکی سے دیں۔ قانون کو اپنے ہاتھ میں نہ لیں۔ اور بدلہ لیتے ہوئے بھی انصاف کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ تم نے قرآن جلانے سے پہلے اپنی حمائتی انتہاء پسندوں کی عدالت لگائی، خود ہی وکیل خود گواہ اور خود ہی جج بن گئے اور انصاف کے منہ پر تھپڑ مارا۔ کیا طرفہ تماشا ہے کہ یہ سب تو امن کے داعی، اور قرآن نَعُوْذُ بِاللّٰہِ دنیا میں فساد پھیلا رہا ہے جو رب العالمین اور رحمۃ للعالمین سے معمور ہے .... قرآن نے تو جنگی قیدیوں کے ساتھ بھی حسن سلوک کی تعلیم دی ہے۔ سر ولیم میور کا بیان ہی پڑھ لو۔ ''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ہدایت کے ماتحت انصار و مہاجرین نے کفار کے قیدیوں کے ساتھ بڑی محبت اور مہربانی کا سلوک کیا''۔ انہوں نے مشہور مستشرق سٹینلے پول کا فتح مکہ پر جو بیان ہے اسے نقل کیا ہے۔ اس کے بعد صحابہ نے اپنی زندگیوں میں جو غلام آزاد کئے ان کی تعداد لکھی گئی ہے۔ محترم سمیع خان صاحب لکھتے ہیں:

ٹیری جونز! قرآن تو وہ کتاب ہے جو تمام پیشوایان مذاہب کی عزت اور تعظیم کی تعلیم دیتا ہے۔ تمام نبیوں کی حرمت قائم کرتا ہے۔ اگر قرآن یسوع مسیح کی پاکیزگی بیان نہ کرتا تو دنیا کے لئے انہیں سچا اور پاکباز نبی تسلیم کرنے کا کوئی ثبوت نہ تھا کیوں کہ یہود کے الزامات نے ان کا دامن داغدار کر رکھا تھا۔ پس جس یسوع مسیح کے نام پر تم قرآن کی بے حرمتی کر رہے ہو وہی قرآن ہے جو مسیح کو خدا کے پیاروں میں داخل کرتا ہے اور الزام لگانے والے یہودیوں کو لعنتی قرار دیتا ہے۔

اس کے بعد انہوں نے عیسائیوں کی تاریخ کو دہرایا ہے کہ کس طرح انہوں نے سپین میں اور دیگر علاقوں میں مسلمانوں پر مظالم کئے جس کے مقابل پر مسلمانوں کی ساری تاریخ عیسائیوں کے ساتھ امن اور رواداری کی ہے۔

آج تم قرآن کے مرہون احسان ہونے کی بجائے اسے جلاتے اور اس کی بے حرمتی کرتے ہو۔ یہ درست ہے کہ امریکہ کے سارے لوگ قرآن کی توہین نہیں کرتے۔ بہت کثرت سے وہ بھی ہیں جو قرآن اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ سب لوگ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اختلاف رائے کرنا ہر ایک کا حق ہے۔ مگر اس کو ظلم اور تعدی اور فساد کے مقام پر پہنچا دینا یہ ظالموں اور بے راہ رووں کا وطیرہ ہے۔ تم قرآن پر جائز اور باعزت طریق سے اعتراض کرو ہم اس کا جواب دینے کے لئے حاضر ہیں مگر تم نے جو آگ لگانے کا طریق اختیار کیا ہے یہ تو دنیا میں نئے فساد کو جنم دے گا''۔

انڈیا ویسٹ

انڈیا ویسٹ نے اپنی اشاعت 8 اپریل 2011ء میں صفحہ A6 پر خاکسار کا ایک خط شائع کیا ہے۔ یہ خط اس مضمون پر مشتمل ہے جس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔ جس میں ریپبلکن پیٹر کنگ نے تمام مسلمانوں کو مورد الزام ٹھہرایا جس پر خاکسار نے بیان بھی دیا اور پیٹر کنگ کے الزامات کو مسترد کیا۔ اور بتایا کہ اس قسم کے بیانات مسلمانوں کو نزدیک کرنے کی بجائے اور دور کریں گے۔ اور اس طرح وہ جو سماعت کر رہے ہیں اس کا نتیجہ بھی صفر نکلے گا۔ یہ پوری خبر اور مضمون اس کے قبل دوسرے اخبارات کے حوالہ سے پہلے گذر چکا ہے۔

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر

ویسٹ سائڈ سٹوری نیوز پیپر نے اپنی اشاعت 14 اپریل پر ہماری ایک خبر ایک تصویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ خبر کا عنوان ہے کہ ''جنوبی کیلی فورنیا کی احمدیہ مسلم کمیونٹی نے یوم مسیح موعود منایا''۔ تصویر میں مکرم ڈاکٹر حمید الرحمان صاحب اور مکرم عاصم انصاری صاحب سٹیج پر تشریف رکھتے ہیں جب کہ خاکسار سید شمشاد ناصر تقریر کر رہا ہے۔

خبر کا خلاصہ یہ ہے۔ اخبار لکھتا ہے کہ مسجد بیت الحمید چینو کے امام سید شمشاد احمد ناصر یہاں مسجد میں یوم مسیح موعود کے موقع پر تقریر کر رہے ہیں جس میں کہ 350 سے زائد لوگ شامل ہوئے۔ ایک تصویر بھی دی گئی ہے۔ امام کی تقریر کا مرکزی موضوع یہ تھا کہ ''مسیح موعود کا مشن کیا ہے؟'' یعنی یہ کہ آپ کے ماننے والے اخلاقی اور روحانیت کی قدروں میں مزید آگے بڑھیں۔ اور تزکیہ نفوس کریں۔ اور تقویٰ کی اعلیٰ راہوں پر قدم ماریں۔ اس ضمن میں امام ناصر نے 6 اہم باتوں کا ذکر کیا جس سے وہ اس بات کو تقویت دے سکتے ہیں اور اپنے اندر ان خصوصیات کو پیدا کریں۔ اخبار نے ہیڈ ٹیبل پر بیٹھے احباب کا بھی تعارف کرایا کہ اس یوم مسیح موعود کی صدارت عاصم انصاری صاحب نے کی۔ اور بتایا کہ جس مسیح کا لمبے عرصہ سے انتظار ہو رہا تھا وہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔ جنہوں نے اس زمانے میں مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اور انہوں نے ہی اس جماعت کی بنیاد 23 مارچ 1889ء کو رکھی۔

الانتشار العربی اور الاخبار

الانتشار العربی اور الاخبار جو کہ دونوں عربی کے اخبارات ہیں۔ ہر دو نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا خلاصہ اپنی اپنی اشاعت میں حضور کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس خطبہ جمعہ میں حضور انور نے سورۃ المومنون کی آیت اِنَّ الَّذِيْنَ هُمْ مِّنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ بیان کر کے مومنوں کی خاصیت اور صفت بیان فرمائی ہے۔

آپ نے بیان فرمایا کہ مومن اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور ایمان رکھتے

ہیں اور ہر تکلیف اور مصیبت کے وقت اسی کے آستانہ پر جھکتے اور مدد کے طالب ہوتے ہیں۔ اور اس بات پر خوف زدہ رہتے ہیں کہ ان سے کوئی ایسا عمل یا زبان سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکل جائے جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بن جائے۔ اور ان کے دل خدا کے خوف سے بھرے رہتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کا ہر معاملہ میں، خواہ تکلیف ومصیبت کا ہو یا خوشی کا ہو، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی خشیت رکھتے ہیں۔

حضور انور نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت بھی اس ضمن میں بیان کی جب بھی تیز ہوا، آندھی چلتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فوراً خدا کے حضور عاجزانہ دعا میں لگ جاتے۔ اے اللہ! میں اس آندھی کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور خیر کا طالب ہوں اور تجھ سے ہر بھلائی کا طالب ہوں۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار خشیت تھا۔

پھر یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار خشیت تھا کہ جب سورہ ہود آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تو آپ نے فرمایا ”شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدُ“ مجھے ہود نے بوڑھا کر دیا کیوں کہ اس میں آپ کی بہت بڑی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ یعنی فَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ۔ اس لئے مومنوں کو اپنی حدود سے تجاوز نہ کرنا چاہئے اس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہوتی ہے۔

حضور انور نے اس ضمن میں سورہ لقمان کی آیت وَاِذَا غَشِیَھُمْ مَّوْجٌ کَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ۚ فَلَمَّا نَجّٰھُمْ اِلَی الْبَرِّ فَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اِلَّا کُلُّ خَتَّارٍ کَفُوْرٍ بھی پیش فرمائی۔ اور بتایا کہ حقیقی مومن کو اللہ تعالیٰ کی طرف ہی اپنی توجہ رکھنی چاہئے خواہ اس پر کیسے ہی حالات کیوں نہ آئیں۔ یہ نہ ہو جب اللہ تعالیٰ نعمتوں سے نوازے تو ناشکری کرے۔ اور جب مصیبت میں ہوں تو دعا کرنے لگ جائے۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننا چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جاپان میں آنے والے زلزلہ اور اس کی تباہی کا بھی ذکر فرمایا جس نے اس قدر تباہی مچائی دعاؤں کی طرف خصوصی توجہ دلائی اور ہر ممکن مدد کرنے کی بھی تلقین فرمائی۔

ہفت روزہ نیویارک عوام نے اپنی اشاعت 15 تا 21 اپریل 2011ء میں صفحہ 12 پر خاکسار کا ایک مضمون بعنوان ”ایمان کی حقیقت“ خاکسار کی تصویر کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں خاکسار نے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتاب سیر روحانی سے ایک واقعہ لکھا ہے۔

آپؓ نے فرمایا:

آیت کریمہ کہ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ جب تم خود ہدایت پر قائم رہو گے تو کسی کی گمراہی تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ فرماتے ہیں تم اپنی ذات کے لئے یہ کوشش کرتے رہو کہ ہدایت پر قائم رہو اور قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے کی پوری پوری کوشش کرتے رہو پھر اگر کوئی گمراہ ہوتا ہے تو اس کی گمراہی اور اس کا راہ حق سے بھٹک جانا تمہیں کوئی نقصان نہ دے گا۔ آپ نے اس کی روشنی میں ایک دلچسپ واقعہ بھی لکھا ہے۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ

”سردار دیال سنگھ کے نام پر لاہور میں کالج بنا ہوا ہے کسی مولوی سے انہیں اسلام کا علم ہوا اور جب اسلامی تعلیم پر انہوں نے غور کیا تو بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے اپنی مجلس میں اسلام کی خوبیوں کا ذکر کرنا شروع کر دیا اور کہنے لگے کہ میں اب اسلام قبول کرنے لگا ہوں۔ اس کا ایک ہندو دوست تھا جو بڑا چالاک تھا۔ اس نے جب دیکھا کہ یہ مسلمان ہونے لگے ہیں تو اس نے انہیں کہا کہ سردار صاحب! ہاتھی کے دانت کھانے کے اور، اور دکھانے کے اور۔ یہ تو محض مسلمانوں کی باتیں ہیں کہ اسلام بڑا اچھا مذہب ہے ورنہ عمل کے لحاظ سے کوئی مسلمان بھی اسلامی تعلیم پر کاربند نہیں۔ اگر آپ کو میری اس بات پر اعتبار نہ ہو تو جو مولوی آپ کو اسلام کی تبلیغ کرنے کے لئے آتا ہے آپ اس کے سامنے ایک سو روپیہ رکھ دیں اور کہیں کہ ایک دن تو میری خاطر شراب پی لے۔ پھر آپ دیکھیں گے کہ وہ شراب پیتا ہے یا نہیں۔ انہوں نے کہا بہت اچھا۔

چنانچہ جب دوسرے دن وہی مولوی آیا تو انہوں نے سو روپیہ کی تھیلی اس کے سامنے رکھ دی اور کہا کہ مولوی صاحب اب تو میں نے مسلمان ہو ہی جانا ہے۔ ایک دن تو آپ بھی میرے ساتھ شراب پی لیں اور دیکھیں میں نے تو آپ کی باتیں مانی ہیں کیا آپ میری اتنی معمولی سی بات بھی نہیں مان سکتے۔ اس کے بعد تو میں نے شراب کو ہاتھ بھی نہیں لگانا۔ صرف آج شراب پی لیں۔ اس نے سو روپیہ کی تھیلی لے لی اور شراب کا گلاس اٹھا کر پی لیا۔ سردار دیال سنگھ پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ وہ بجائے مسلمان ہونے کے برہمو سماج سے جا ملے اور انہوں نے اپنی ساری جائیداد اس کے لئے وقف کر دی۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ یہ نتیجہ تھا درحقیقت اس آیت کی خلاف ورزی کا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ اگر روٹی کا سوال ہو تو بے شک خود بھوکے رہو اور دوسرے کو کھانا کھلاؤ۔ لیکن جہاں ہدایت کا سوال آ جائے اور تمہیں محسوس ہو کہ اگر تمہارا قدم ذرا بھی ڈگمگایا تو تم خود بھی ہدایت سے دور ہو جاؤ گے تو تمہیں یاد رکھنا چاہیے کہ ایسی صورت میں تمہیں مضبوطی سے ہدایت پر قائم رہنا چاہیے اور دوسرے کی گمراہی کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے۔

اس کے بعد خاکسار نے ایک اور مضمون جو نیویارک کے ایک اخبار میں مولانا یوسف لدھیانوی کا شائع ہوا ہے جس میں یہ حدیث نقل کی گئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ اسلام کیا ہے؟ اس کے جواب میں آپؐ نے 5 ارکان اسلام بیان فرمائے۔ جب پوچھا گیا کہ ایمان کیا ہے؟ اس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اللہ پر ایمان لاؤ، اسکے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر اور اچھی بُری تقدیر پر“

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جامع ومانع بیان کے بعد کسی چیز کی مزید ضرورت باقی نہیں رہتی۔ لیکن آج کل کے علماء اپنی طرف سے بہت کچھ اس میں کمی اور زیادتی کر رہے ہیں۔ علماء اختلافی امور کی آڑ میں من گھڑت باتیں شامل کر دیتے ہیں جن سے مندرجہ بالا امور کا کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا۔ اس مضمون میں مولانا سے مسلمان کی تعریف کے بارے میں بھی پوچھا گیا۔ مولانا موصوف نے مسلمان کی تعریف میں کافر کی تعریف کو بھی شامل کر دیا ہے گویا مسلمان کی تعریف مکمل نہ ہوگی جب تک اس کے ساتھ کفر کی تعریف نہ لکھیں۔ مثلاً وہ فرماتے ہیں کہ ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو ماننے والا مسلمان ہے۔ دین اسلام کے وہ امور جن کا دین میں داخل ہونا قطعی تواتر سے ثابت ہے اور عام وخاص کو معلوم ہے ان کو ضروریات دین کہتے ہیں ان ضروریات دین میں سے کسی ایک بات کا انکار یا تاویل کرنے والا کافر ہے“

(باقی آئندہ بروز بدھ ان شاء اللہ)

دعا کا تحفہ

درود شریف

حضرت عبد الرحمٰنؒ بن ابی لیلیٰ کو حضرت کعبؓ بن عجرہ ملے اور کہنے لگے کیا میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ میں نے کہا ضرور تب انہوں نے یہ حدیث سنائی کہ ہم نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ آپ پر سلام بھیجنے کا طریق تو ہمیں معلوم ہے (کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اے نبی! آپ پر اللہ کی سلامتی اور اُس کی رحمتیں اور برکتیں ہوں) آپؐ پر صلوٰۃ یعنی درود بھیجنے کا کیا طریق ہے؟ (گویا ہم قرآنی حکم صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب:57) کی تعمیل میں اس سلام کے ساتھ آپ پر درود کس طرح بھیجا کریں؟) آپؐ نے فرمایا درود اس طرح پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(بخاری کتاب الانبیاء)

ترجمہ: اے اللہ! رحمتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے ابراہیمؑ اور ان کی آل پر رحمتیں بھیجیں یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکتیں بھیج محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر جس طرح تو نے برکتیں بھیجیں ابراہیمؑ پر اور اُن کی آل پر یقیناً تو تعریف اور بزرگی والا ہے۔

(مناجات رسولؐ از خزینۃ الدعا مرتبہ علامہ ایچ ایم طارق ایڈیشن 2014ء صفحہ 65)

مرسلہ: عائشہ چوہدری۔ جرمنی

مختار احمد

تلخیص صحیح بخاری سوالاً و جواباً

کتاب العلم حصہ دوم

قسط 7

سوال: علمی مجلس میں شامل ہونے کا اجر کیا ہے؟

جواب: ابو واقد الیثیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ آپؐ کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے کہ تین آدمی وہاں آئے، دو تو رسول اللہؐ کے سامنے پہنچ گئے اور ایک واپس چلا گیا۔

پھر وہ دونوں رسول اللہؐ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اس کے بعد ان میں سے ایک نے جب مجلس میں ایک جگہ کچھ گنجائش دیکھی، تو وہاں بیٹھ گیا۔ اور دوسرا اہل مجلس کے پیچھے بیٹھ گیا۔ اور تیسرا واپس چلا گیا۔

جب رسول اللہؐ اپنی بات مکمل کر چکے تو فرمایا کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو اس مجلس میں بعد میں آئے۔

توسنو! ان میں سے ایک نے اللہ سے پناہ چاہی تو اللہ نے اسے پناہ دی۔ اور دوسرے کو شرم آئی تو اللہ بھی اس سے شرمایا اور بخش دیا۔ اور تیسرے شخص نے منہ موڑا، تو اللہ نے بھی اس سے منہ موڑ لیا۔

اس واقعہ نے واضح کر دیا کہ دینی اور علمی مجالس سے منہ موڑنے والا خدا سے دوری کر لیتا ہے۔

سوال: کیا یہ ممکن ہے پیغام رساں سے زیادہ پیغام سننے والا پیغام کا محافظ ہو؟

جواب: ایک مرتبہ رسول اللہؐ اپنے اونٹ پر بیٹھے ہوئے تھے اور ایک شخص نے اس کی نکیل تھام رکھی تھی۔ آپؐ نے پوچھا آج کون سا دن ہے؟

سب خاموش رہے، حتیٰ کہ سب سمجھے کہ آج کے دن کا آپ کوئی دوسرا نام اس کے نام کے علاوہ تجویز فرمائیں گے۔

پھر آپؐ نے فرمایا، کیا آج قربانی کا دن نہیں ہے؟

عرض کیا گیا بیشک قربانی کا ہی دن ہے۔

آپؐ نے فرمایا، یہ کون سا مہینہ ہے؟

پھرسب نے خاموشی اختیار کی کہ شاید آپؐ اس مہینہ کا کوئی دوسرا نام تجویز فرمائیں گے۔

پھر آپؐ نے فرمایا کیا یہ ذی الحجہ کا مہینہ نہیں ہے؟

ہم نے عرض کیا، بیشک ذی الحجہ کا ہی مہینہ ہے۔

آپؐ نے فرمایا، تو یقیناً تمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تمہارے درمیان اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کے دن کی حرمت تمہارے اس مہینے اور اس شہر میں ہے۔

پس جو شخص حاضر ہے اسے چاہیے کہ غائب کو یہ باتیں پہنچا دے، کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ جو شخص یہاں موجود ہے وہ ایسے شخص کو یہ خبر پہنچائے، جو اس سے زیادہ بات کو یاد رکھنے والا ہو۔

سوال: کیا حضورؐ مذاق بھی کیا کرتے تھے؟

جواب: حضورؐ مذاق کیا کرتے تھے۔ محمود بن الربیعؓ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہؐ نے ایک ڈول سے منہ میں پانی لے کر میرے چہرے پر کلی فرمائی، اور میں اس وقت پانچ سال کا تھا۔

سوال: دین میں نفع رسانی کی مثال کیا ہے؟

جواب: آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے جس علم و ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے اس کی مثال خوب برسنے والی بارش کی طرح ہے۔ زمین کا کچھ حصّے ہوتے ہیں جو بارش کے پانی کو جذب کر کے سبزہ اُگاتی ہے۔ کچھ حصّے نشیبی ہوتے ہیں جہاں بارش کا پانی کھڑا ہو جاتا ہے جس پرند چرند دیگر مخلوقِ خدا کو نفع پہنچتا ہے۔ تو یہ اس شخص کی مثال ہے جو دین میں سمجھ پیدا کرے اور میری تعلیمات مستفید ہو اور دوسروں کو مستفید کرے۔ اس نے علم دین سیکھا اور سکھایا۔

اور کچھ حصّے چٹیل میدان اور چٹانیں ہوتی ہیں جو بارش سے کچھ فائدہ اٹھا نہیں پاتی۔ تو یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے میری تعلیم کو اہمیت نہیں دی اور میری ہدایت کو قبول نہیں کیا۔

سوال: قیامت کی علامات کیا ہیں؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا کہ دین کا علم کم ہو جائے گا۔ جہل ظاہر ہو جائے گا۔ زنا بکثرت ہو گا۔ عورتیں بڑھ جائیں گی اور مرد کم ہو جائیں گے۔ حتیٰ کہ پچاس عورتوں کا نگراں صرف ایک مرد رہ جائے گا۔ یعنی کسی جنگی زمانہ کے لئے پیشگوئی معلوم ہو رہی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سوال: خواب میں دودھ پینے کی تعبیر کیا ہے؟

جواب: رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا مجھے دودھ کا ایک پیالہ دیا گیا۔ میں نے اسے خوب پی لیا۔ حتیٰ کہ میں نے دیکھا کہ تازگی میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن الخطابؓ کو دے دیا۔ صحابہؓ نے پوچھا آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ آپؐ نے فرمایا علم۔

سوال: لاعلمی میں عبادات میں ترتیب قائم نہ رہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: حجۃ الوداع کے موقع پہ رسول اللہؐ لوگوں کے مسائل دریافت کرنے کی وجہ سے منیٰ میں ٹھہر گئے۔ تو ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں نے بے خبری میں ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا۔ آپؐ نے فرمایا اب ذبح کر لے کچھ حرج نہیں۔ پھر دوسرا آدمی آیا، اس نے کہا کہ میں نے بے خبری میں رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی۔ آپؐ نے فرمایا اب رمی کر لے۔ اور پہلے کر دینے سے کچھ حرج نہیں۔

ابن عمروؓ کہتے ہیں اس دن آپؐ سے جس چیز کا بھی سوال ہوا، جو کسی نے آگے اور پیچھے کر لی تھی۔ تو آپؐ نے یہی فرمایا کہ اب کر لے اور کچھ حرج نہیں۔

سوال: ھرج سے کیا مراد ہے؟

جواب: آپؐ نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ جب علم اٹھا لیا جائے گا۔ جہالت اور فتنے پھیل جائیں گے اور ھرج بڑھ جائے گا۔

آپؐ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہؐ! ہرج سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے اپنے ہاتھ کو حرکت دے کر فرمایا اس طرح، گویا آپؐ نے اس سے قتلِ عام مراد لیا۔

سوال: قبر میں لوگ کس طرح آزمائے جائیں گے؟

جواب: اسماءؓ کی روایت ہے کہ ایک دفعہ مدینہ میں سورج گرہن ہوا اور حضورؐ نے نماز کسوف غیر معمولی لمبی پڑھائی پھر نماز کے بعد رسول اللہؐ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان فرمائی، پھر فرمایا، جو چیز مجھے پہلے دکھلائی نہیں گئی تھی آج وہ سب اس جگہ میں نے دیکھ لی ہے یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی دیکھ لیا ہے۔

اور مجھ پر یہ وحی کی گئی کہ تم اپنی قبروں میں آزمائے جاؤ گے۔

اور پوچھا جائے گا تم اس آدمی یعنی محمدؐ کے بارے میں کیا جانتے ہو؟ تو جو صاحب ایمان ہو گا وہ کہے گا وہ محمدؐ اللہ کے رسولؐ ہیں، جو ہمارے پاس اللہ کی ہدایت اور دلائل لے کر آئے تو ہم نے ان کو قبول کر لیا اور ان کی پیروی کی۔ تین بار یہ سوال کیا جائے گا پھر اسے کہہ دیا جائے گا کہ آرام سے سوجا بیشک ہم نے جان لیا کہ تو محمدؐ پر یقین رکھتا تھا۔

اور بہرحال منافق یا شکی آدمی کہے گا کہ جو لوگوں کو میں نے کہتے سنا میں نے بھی وہی کہہ دیا۔ باقی میں کچھ نہیں جانتا۔

سوال: گھر والوں کو علم سکھانے کے متعلق کیا حدیث ہے؟

جواب: مالک بن حویرثؓ سے مروی ہے کہ ہمیں نبی کریمؐ نے فرمایا کہ اب واپس جاکر اپنے گھر والوں کو بھی دین کا علم سکھاؤ۔

سوال: حضورؐ نے جنت حاصل کرنے کے لئے وفد عبدالقیس کیا نصائح فرمائیں؟

جواب: ایک مرتبہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہؐ کی خدمت میں آیا۔

آپؐ نے دریافت فرمایا کہ یہ کون لوگ ہیں؟

انہوں نے کہا کہ ربیعہ خاندان کے لوگ ہیں۔

آپؐ نے فرمایا کہ وفد کا آنا مبارک ہو جو کبھی رسوا ہو نہ شرمندہ ہو۔

پھر وفد کے لوگوں نے عرض کی کہ ہم مدینہ سے کافی دور رہتے ہیں اور راستہ میں مضر کا قبیلہ بھی ہے جو کافر اور معاند ہے لہذا ہم صرف حرمت والے مہینوں میں ہی آپؐ کے پاس آسکتے ہیں اس لئے کوئی قطعی بات ارشاد فرما دیں جسے ہم باقی قوم کے لوگوں کو بھی جاکر تعلیم دیں اور ہم جنّت کے وارث بن سکیں۔

تو آپؐ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار سے روک دیا۔

آپؐ نے انہیں حکم دیا کہ ایمان لاؤ کہ اللہ ایک ہے اور محمدؐ اللہ کے سچے رسول ہیں اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور ماہ رمضان کے روزے رکھو اور یہ کہ تم مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرو۔

اور آپؐ نے دباء، حنتم، مزفت اور نقیر یا مقیر کے استعمال سے روک دیا۔

اور رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ان باتوں کو یاد رکھو اور اپنے پیچھے رہ جانے والوں کو بھی ان کی خبر کر دو۔

DAILY ONLINE
ALFAZL
LONDON

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

ادارہ کا مضمون نویسوں، تبصرہ و مراسلہ نگاروں کے خیالات اور آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

سوال: اگر لاعلمی میں رضاعی بہن کا بھائی کی شادی ہوجائے تو کیا کیا جائے؟

جواب: عقبہؓ نے ابواہاب بن عزیز کی لڑکی سے نکاح کیا تو ایک عورت نے آکر ان دونوں کو دودھ پلانے دعویٰ کردیا۔

تب عقبہؓ اور ان کی بیوی نے اس عورت کو کہا کہ اس سے قبل توتُو نے کبھی یہ بات ہمیں نہیں بتائی۔ تب عقبہؓ سوار ہو کر رسول اللہؐ کی خدمت میں مدینہ حاضر ہوئے اور آپؐ سے اس کے متعلق دریافت کیا۔

تو آپؐ نے فرمایا کس طرح تم اس لڑکی سے رشتہ رکھو گے حالانکہ اس کے متعلق یہ کہا گیا ہے۔

تب عقبہ بن حارثؓ نے اس لڑکی کو چھوڑ دیا اور اس نے دوسرا خاوند کرلیا۔ تو اسلام میں اس طرح کا نکاح قائم نہ رکھا جائے گا۔

سوال: صحابہؓ میں حضورؐ کی صحبت میں رہنے کا کس قدر شوق تھا؟

جواب: عمرؓ سے روایت ہے کہ میں اور میرا ایک انصاری پڑوسی دونوں اطراف مدینہ کے ایک گاؤں بنی امیہ بن زید میں رہتے تھے جو مدینہ کے شرقی جانب اونچی جگہ گاؤں ہے۔ ہم دونوں باری باری نبی کریمؐ کی خدمت شریف میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک دن وہ آتا، ایک دن میں آتا۔ جس دن میں آتا اس دن کی وحی کی اور رسول اللہؐ کی فرمودات اور دیگر باتوں کی اس کو خبر دے دیتا تھا اور جب وہ آتا تھا تو وہ بھی اسی طرح کرتا۔

سوال: حضورؐ کی ازواج مطہرات سے ناراضگی کے متعلق کیا افواہ پھیلی؟

جواب: عمرؓ نے بیان فرمایا کہ ایک دن وہ میرا انصاری ساتھی اپنی باری کے روز حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا جب واپس آیا تو اس نے میرا دروازہ بہت زور سے کھٹکھٹایا اور میرے بارے میں پوچھا کہ کیا عمر یہاں ہیں؟

میں گھبرا کر اس کے پاس آیا۔ وہ کہنے لگا کہ ایک بڑا معاملہ پیش آگیا ہے یعنی رسول اللہؐ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے۔

تو میں اپنی بیٹی حفصہ کے پاس گیا، وہ رو رہی تھی۔

میں نے پوچھا، کیا تمہیں رسول اللہؐ نے طلاق دے دی ہے؟

وہ کہنے لگی میں نہیں جانتی۔

پھر میں نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے کھڑے کھڑے کہا کہ کیا آپؐ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟

آپؐ نے فرمایا نہیں۔ یہ افواہ غلط ہے تب میں نے خوشی سے کہا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہ۔

فقہی کارنر

قبروں کی حفاظت اور درستی کروانا

حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بعض قبروں کی درستگی کے لئے ایک خط لکھا جس میں آپؓ نے لکھا۔

مقبرہ بہشتی میں قبروں کی بُری حالت ہے ایک تو قبروں میں نالیوں کی وجہ سے سیلاب ویسے ہی رہتا ہے اور یہ نالیاں درختوں کے لئے ضروری ہیں پھر اس پر یہ زیادہ ہے۔ پانی جو آیا کرتا ہے اس کی سطح سے یہ قبریں کوئی دو فٹ نیچی ہیں۔ اب معمولی آب پاشی ہے اور اِن بارشوں سے اکثر قبریں دب جاتی ہیں۔ پہلے صاحب نور اور غوثاں کی قبریں دب گئی تھیں ان کو میں (نے) درست کرادیا تھا۔ اب پھر یہ قبریں دب گئی ہیں اور یہ پانی صاف نظر آتا ہے کہ نالیوں کے ذریعہ گیا ہے۔ پس اس کے متعلق کوئی ایسی تجویز تو میر صاحب فرمائیں گے کہ جس سے روز کے قبروں (کے) دبنے کا اندیشہ جاتا رہے۔ مگر میرا مطلب اس وقت اس عریضہ سے یہ ہے کہ ابھی تو معمولی بارش سے یہ قبریں دبی ہیں پھر معلوم نہیں کوئی رَو آگیا تو کیا حالت ہوگی۔

اس لئے نہایت ادب سے عرض ہے کہ اگر حضورؑ حکم دیں تو میں اپنے گھر کے لوگوں کی قبر کو پختہ کردوں اور ایک (دو) دوسری قبریں بھی یا (جیسا) حضورؑ حکم دیں ویسا کیا جائے۔

اس کے جواب میں حضورؑ نے تحریر فرمایا:

’’میرے نزدیک اندیشہ کی وجہ سے کہ تا سیلاب کے صدمہ کی وجہ سے نقصان (نہ ہو) پختہ کرنے میں کچھ نقصان نہیں معلوم ہوتا کیونکہ اِنَّمَاالْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ باقی رہے مخالف لوگوں کے اعتراضات تو وہ تو کسی طرح کم نہیں ہو سکتے‘‘

(مکتوبات احمد جلد دوم صفحہ 310)

(مرسلہ: داؤد احمد عابد۔ استاد جامعہ احمدیہ برطانیہ)

ایک سبق آموز بات

محبت سے کہیں زیادہ عزت اور قدر شناسی کی ضرورت ہوتی ہے!

مشہور مصنفہ Shaunti Feldhahn جو خواتین کے لئے اپنی مخصوص تحریروں کے وجہ سے جانی جاتی ہیں، نے ایک سروے کروایا جس میں 75 فیصد مردوں نے یہ بتایا کہ انہیں پیار سے زیادہ عزت کی ضرورت ہے اور ان کی بیوی اگر عزت نہیں دے سکتی تو پیار بے فائدہ ہے۔

ہم دراصل اسی قدر دانی اور عزت کی تلاش میں پیسہ اور طاقت حاصل کرنے کی کوشش میں ساری عمر بھاگتے رہتے ہیں جو دراصل ایک سعی لاحاصل ہی رہتی ہے کیونکہ عزت، قدر شناسی اور دیدہ وری کے لئے کسی دولت اور طاقت کی ضرورت نہیں، خوش خلقی، اچھائی اور اعلیٰ کردار کی ضرورت ہوتی ہے کسی بلند مقصد سے منسلک ہونے کی، بے نفس اور نافع الناس وجود بننے کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہمارے سارے شوق، رغبتیں اور دلچسپیاں اور Passion اسی کی خاطر ہوتی ہیں لیکن شوق دراصل ایک عارضی جذبہ ہے ایک وقتی جوش جس سے عارضی اطمینان اور خوشی تو حاصل ہوتی ہے مگر نقصان اس سے کہیں زیادہ ہوجاتا ہے ہمیں دراصل اپنی اچھے کاموں میں مستقل مزاجی کے ساتھ مداومت اختیار کرنے سے ہی دائمی اطمینان، خوشی اور قدر دان نصیب ہوتے ہیں جو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

مرسلہ: کاشف احمد

طلوع وغروب آفتاب

28/ستمبر 2022ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:55	18:11
مدینہ منورہ	04:55	18:12
قادیان	04:59	18:18
ربوہ	04:39	17:58
اسلام آباد ٹلفورڈ	05:29	18:48